SENATE OF PAKISTAN

SENATE DEBATES

Monday, April 25, 2005

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall (Parliament House) Islamabad, at eighteen minutes past seven in the evening with Mr. Chairman (Mr. Mohammedmian Soomro) in the Chair.

Recitation from the Holy Quran

اعوذ باللّٰہ من الشیطٰن الرجیم

بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم

لا یحزنهم الفزع الاکبر و تتلقّٰهم الملٰئکة هٰذا یومکم الذی کنتم توعدون۔ یوم نطوی السمآء کطیّ السجلّ للکتب کما بدانآ اول خلق نعیده۔ وعدًا علینا۔ انا کنا فٰعلین۔ ولقد کتبنا فی الزبور من بعد الذکر ان الارض یرثها عبادی الصّٰلحون۔ ان فی هٰذا لبلٰغًا لقوم عٰبدین۔ و ما ارسلنٰک الا رحمةً للعٰلمین۔

(ترجمہ) ان کو (اس دن) کا بڑا بھاری خوف غمگین نہیں کرے گا۔ اور فرشتے ان کو لینے آئیں گے۔ (اور کہیں گے کہ) یہی وہ دن ہے جس کا تم سے وعدہ کیا جاتا تھا، جس دن ہم آسمان کو اسطرح لپیٹ لیں گے جیسے خطوں کا طومار لپیٹ لیتے ہیں۔ جس طرح ہم نے (کائنات کو) پہلے پیدا کیا تھا اسی

طرح دوبارہ پیدا کر دیں گے۔ (یہ) وعدہ (جس کا پورا کرنا لازم) ہے۔ ہم (ایسا) ضرور کرنے والے ہیں۔ اور ہم نے نصیحت (کی کتاب یعنی تورات) کے بعد زبور میں لکھ دیا تھا کہ میرے نیکوکار بندے ملک کے وارث ہوں گے، عبادت کرنے والے لوگوں کے لئے اس میں (خدا کے حکموں کی) تبلیغ ہے، اور (اے محمدؐ) ہم نے تم کو تمام جہان کے لئے رحمت (بنا کر) بھیجا ہے۔ (سورۃ الانبیاء آیات ۱۰۳ تا ۱۰۷)

OATH TAKING OF A NEWLY ELECTED SENATOR QARI MUHAMMAD ABDULLAH

جناب چیئرمین۔ جزاک اللہ۔ اللھم صل علی محمد و علی آل محمد۔ We will take oath from the new member. میں قاری محمد عبداللہ صاحب کو دعوت دیتا ہوں کہ یہاں تشریف لائیں اور حلف لیں۔

(جناب چیئرمین نے قاری محمد عبداللہ (منتخب سینیٹر) سے حلف لیا)

Senator Wasim Sajjad (Leader of the House): Mr. Chairman, there have been two sad events - the passing away of Pope John Paul the Second and passing away of Hidayatullah Khan Chamkani, the former Speaker of the NWFP. So, with your permission, I would like to move two separate resolutions of condolence before the House.

Mr. Chairman: I also have a resolution from Azam Khan Swati. تو میرے خیال میں jointly move کر دیتے ہیں سواتی صاحب۔

CONDOLENCE RESOLUTION
AT THE SAD DEMISE OF POPE JOHN PAUL-II AND HIDAYATULLAH KHAN CHAMKANI

Senator Muhammad Azam Khan Swati: The Senate of

Pakistan expresses its deep sorrow on passing away of Pope John Paul 2nd. Due to his death the world has lost a Champion of Human Rights, a true advocate of universal moral values and a person who had respect for all religions.

Pope John Paul II had a special place in our heart and will always be remembered as a first leader of Catholic Church to set foot inside a mosque sharing prayer services with Muslim community shortly after 9/11. Today, we share the grief of Christian world on passing of a leader who enjoyed respect, admiration and boundless love all over the world, who was a symbol of interfaith harmony and global peace.

The Senate, on behalf of the people of Pakistan, conveys its condolences to the Embassy of the Holy See and to the Vatican State.

Mr. Chairman: I put the Resolution to the House.

(The Motion was carried.)

Mr. Chairman: The Resolution is passed unanimously.

Senator Wasim Sajjad (Leader of the House): Sir, the other Resolution that I would like to move is on the sad demise of Mr. Hidayatullah Khan Chamkani.

This House expresses its profound grief and sorrow over the sad demise of Mr. Hidayatullah Khan Chamkani former Speaker of NWFP Assembly on the 18th of April, 2005.

Mr. Hidayatullah Chamkani was a distinguished politician and a

seasoned Parliamentarian. He was elected twice as Speaker of the NWFP Assembly. He rendered valuable services in running the House as a Speaker of the Provincial Assembly.

We pray to almighty Allah to shower His infinite blessings on the departed soul. May he rest in eternal peace.

A copy of this resolution may be sent to the bereaved family.

Mr. Chairman: I put the Resolution to the House.

(The Motion was carried.)

Mr. Chairman: The Resolution is again passed unanimously.

FATEHA

Senator Wasim Sajjad: Sir, one other sad event, I would like to bring it to the notice of the House. A former lady Senator of this House, a very distinguished lady, Begum Nadir Khan Khakwani passed away and I would request the House to offer Fateha for the departed soul.

Mr. Chairman: I think for that and also for the son of Commander Khalil-ur-Rehman, former Deputy Chairman, Senate. It was very sad indeed and also Mr. Rahmatullah, he was an MNA.

سینیٹر وسیم سجاد (قائد حزب اقتدار)، مولانا گل نصیب صاحب اگر فاتحہ کرادیں۔

(اس موقع پر فاتحہ پڑھی گئی)

RESOLUTION RE: DISCRIMINATORY ATTITUDE TOWARDS A SENATE DELEGATION IN BRUSSELS

Mr. Chairman: Mr. Kamil Ali Agha, you had resolution also.

Senator Kamil Ali Agha: This House regrets the discriminatory attitude towards the honourable Member of Pakistan Senate Delegation Maulana Sami ul Haq in Brussels on 19th April, 2005. This House resolves that the Government of Pakistan should register a strong protest with the European Parliament and should ensure that members of Parliament are given due respect and recurrence of such unpleasant incidents is avoided in future.

Mr. Chairman: Now I put the Resolution to the House.

(The Motion was adopted unanimously)

Mr. Chairman: Obviously the Resolution is passed unanimously. Raza Sahib can I just take care of two administrative details then we can take the points of order. Yes, you were leading the delegation, I think, you can update the House.

Senator Mushahid Hussain, Sayed: Sir, there is a controversy over that and people would like some clarification of what happened.

Senator Mian Raza Rabbani: Sir, there are other pressing issues.

Mr. Chairman: I think just two minutes: He does not want to go into detail. Probably that he just wants to comment and let the House know because he was there.

Senator Mian Raza Rabbani: I had asked for point of order much earlier.

Mr. Chairman: No, I will give you because this is related to the Resolution then I will take your point of order.

سینیٹر میاں رضا ربانی: جناب! ریزولوشن سے پہلے بات کر لیتے۔ اب تو resolution pass ہو چکی ہے۔ So, during the course of the matter he can take it up.

Senator Mushahid Hussain Sayed: O.K. There is no problem on that absolutely.

جناب چیئرمین: میرے خیال میں پھر وہ بہت لمبا ہو جائے گا۔ I think it is already passed so.

Senator Mian Raza Rabbani: O.K. the issue will be taken up later.

(Interruption)

جناب چیئرمین: میرے خیال میں اس وقت تو مولانا سمیع الحق صاحب نہیں تھے۔ do you want to hear Maulana Sami ul Haq. اب وہ آ گئے ہیں، do you want to hear him for two minutes? Yes, Maulana sahib.

سینیٹر مولانا سمیع الحق: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب محترم چیئرمین صاحب! معزز اراکین سینیٹ! کچھ تفصیلات آپ کو اور پورے ملک کو معلوم ہو چکی ہیں اور مجھے خوشی ہے کہ پوری قوم نے اور پوری قومی اسمبلی نے اس معاملے کا نوٹس لیا اور جیسا کہ یہ ضروری تھا، احتجاج کیا اور فارن آفس نے بھی بعض یورپین ممالک کے نمائندوں کو بلایا جیسا کہ ہم نے اخبارات میں بھی پڑھا ہے، ان کو تنبیہ کی گئی ہے۔ میں تمام اراکین قومی اسمبلی، سینیٹ اور پریس کا ممنون ہوں۔ یہ اگر صرف میری ذات کا مسئلہ ہوتا تو میں خاموش ہو جاتا لیکن یہ ایک قومی عزت اور وقار کا مسئلہ ہے اور پاکستانی عوام کی حمیت اور غیرت کا تقاضہ ہے کیونکہ یہ سلسلہ بڑا طویل ہوتا جا رہا ہے اور صرف یہ نہیں کہ Brussels میں ہوا۔ پاکستان آنے سے پہلے یہاں پر اطلاعات پہنچ چکی

تھیں۔ جناب! برطانیہ میں بھی ہمارے ساتھ وہی سلوک ہوا۔ جب ہم برطانیہ کے ایئرپورٹ پر پہنچے، ہم نے check in کیا، بورڈنگ کارڈ ہمیں دے دیا گیا، جب ہم اوپر گئے جہاز میں داخل ہونے کے لیے تو وہاں گیٹ پر تین اعلیٰ فوجی، سپاہی یا حکام کھڑے تھے، میرے ساتھ جو ساتھی تھے وہ تو اندر چلے گئے، بابر صاحب وغیرہ، لیکن مجھے انہوں نے کہا کہ آپ ذرا کچھ دیر رک جائیں۔ میں نے کہا بھئی ہماری تو بورڈنگ وغیرہ سب ہو چکی ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہم کچھ دیر کے لیے آپ کو تکلیف دیں گے۔ آپ ہمارے ساتھ آئیں۔ ہمارے delegation کے leader بھی بعد میں داخل ہو رہے تھے، میں نے کہا ان کو آنے دیں۔ وہاں گلشن سعید صاحبہ بھی تھیں اور مشاہد حسین صاحب بھی تھے جنہوں نے بڑے اچھے طریقے سے پورے سفر میں اراکین کو سنبھالا اور ان کا خیال رکھا اور اس موقف پر بھی ہم ان کو خراج تحسین پیش کرتے ہیں کہ انہوں نے برسلز میں سارے ساتھیوں سمیت ایک مضبوط stand لیا۔ جب وہ مجھے روک رہے تھے تو یہ سب باہر رک گئے تھے برسلز میں اسی VIP lounge کے باہر کہ پھر ہم سب واپس جائیں گے۔

دوسرے دن پروگرام تھا یورپی پارلیمنٹ کے گروپوں کے ساتھ ملاقات کا جو کہ پہلے طے ہو چکا تھا۔ ان کے پاس نام سارے گئے تھے۔ فارن آفس سے بھی سب کچھ گیا تھا۔ میرا نام بھی اس میں شامل تھا لیکن صبح ان کی طرف سے اطلاع آئی کہ اگر سمیع الحق delegation کے ساتھ آئیں گے تو پھر ہم ملاقات کرنے سے معذرت خواہ ہیں۔ وہاں بھی مشاہد حسین صاحب نے فوری طور پر فیصلہ کیا، مشاورت سے پہلے پہلے کہ قطعاً ہم نہیں جائیں گے ایک delegation کے ممبر کے بغیر۔ وہ اس delegation کا حصہ ہیں، اگر آپ سب سے ملنا چاہیں گے تو ٹھیک ہے ہم خوشی سے آئیں گے لیکن اگر ایسا ہو کہ وہ نہ آئے تو ہم نہیں ملیں گے۔ ہم نے وہاں سارے پروگرام کو refuse کیا۔ انہوں نے مجھ سے ایک فارم پر دستخط بھی لے لیے تھے کہ رات کے بارہ بجے تک آپ نے بیلجیئم کو چھوڑنا ہوگا۔ ہم نے کہا کہ ہم نے خود ساڑھے سات بجے جانا ہے، ہمارا پہلے سے پروگرام طے ہے، آپ کو یہ تکلیف کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ بہرحال وہ مراحل تو گزر گئے۔ پھر برطانیہ آیا۔ میرا خیال تھا کہ یہ اتنا زیادہ پریس میں، تمام دنیا کے چینل پر high light ہوا ہے اور مجھے یقین تھا کہ برطانیہ بھی alert ہو چکا ہوگا اور شاید وہ مجھے روک دیں۔ لیکن داخلے کے وقت انہوں نے کچھ نہیں کہا۔ وہ پہچان گئے، کچھ افسران کھڑے تھے ہم نے اندازہ

لگایا کہ یہاں پر بھی وہی صورتحال ہوگی لیکن انہوں نے خوشی سے ہمیں اندر جانے کی اجازت دی۔ لیکن واپسی پر رات کو، مجھے اس سے بڑی تکلیف ہوئی ہے کہ تمام دنیا میں ہنگاموں کے باوجود، قومی اسمبلی کی قرارداد کے باوجود اور وزارت خارجہ میں طلب کئے جانے کے باوجود برطانیہ جو جمہوریت کا اپنے آپ کو چیمپئن سمجھتا ہے اور تمام دنیا میں جمہوریت کا ڈھنڈورا پیٹتا ہے۔ پارلیمنٹری ارکان کی حیثیت ان کو معلوم ہے، دنیا بھر میں ان کا استحقاق breach نہیں کیا جا سکتا لیکن وہ بلاوجہ مجھے ایک کمرے میں لے گئے۔ پھر ان افسران نے مجھے کہا کہ آپ کے پاس جیب میں جو کچھ ہے وہ باہر رکھیں۔ پیسے آپ کے پاس کتنے ہیں؟ میں نے کہا کہ میرے پاس ہزار بارہ سو ڈالر ہیں۔ میں نے کہا کہ یہی پیسے ہیں اور باقی کاغذات بھی نکال کر باہر رکھ دیئے۔ پھر میرے ہاتھ میں بریف کیس تھا۔ اس بریف کیس کو انہوں نے کھولا، ایک ایک چیز میز پر لمبی سجائی۔ دوائیاں وغیرہ، ضروری کاغذات، ہر پرزہ جو ان کو کاغذ کا نظر آیا وہ الگ رکھتے جاتے تھے اور ٹیلی فون ڈائریکٹری بھی انہوں نے لے لی۔ یہ سب چیزیں لے کر وہ کہیں اور چلے گئے۔ کیونکہ بعض چیزیں اردو میں تھیں اور بعض انگریزی میں بھی تھیں۔ سوا گھنٹے تک یہ اذیت ناک کیفیت جاری رہی۔ افتخار اللہ بابر صاحب میرے ساتھ تھے میں نے کہا ان کو ساتھ بٹھایا کہ آپ ترجمانی کریں۔ بہرحال میں نے کہا کہ آپ چاہتے کیا ہیں؟ اس سارے سلسلے کا مقصد کیا ہے؟ میں پارلیمانی گروپ کا ایک حصہ ہوں، ایک سیاسی پارٹی کا سربراہ ہوں اور پرامن شہری ہوں۔ میں نے دہشت گردی کی ہے نہ میں نے آپ کے ملک کی روایات یا قوانین کو توڑا ہے۔ آپ کی یونیورسٹیوں میں گیا ہوں۔ کیمبرج یونیورسٹی میں مشاہد صاحب کا پروگرام تھا ہم سب وہاں بھی گئے تھے۔ پھر Bredford University میں peace department کی طرف سے ایک تقریب تھی جس میں ہمیں بلایا گیا تھا۔ وہاں پر وائس چانسلر نے میرا ابتدا میں زور دار خیر مقدم کیا۔ Hall میں تقریب تھی اور کہا کہ کھل کر امن پر، اسلام پر بات کریں۔ میں نے وہاں بھی کھل کر تفصیل سے بات کی اور لوگ اس تقریر سے خوش ہوئے۔ دہشت گردی اور تمام موضوعات زیر بحث آئے، ہم نے ان کی غلط فہمیوں کا ازالہ کیا۔ ان سے میں نے کہا کہ آپ کیا چاہتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ اس کا جواب ہماری وزارت خارجہ یا پاکستان کا ہائی کمیشن دے سکتا ہے۔ ہم اس کے بارے میں کچھ نہیں کہہ سکتے۔ بہرحال سوا گھنٹے بعد وہ کاغذات وغیرہ لا کر اس بریف کیس

میں ڈال دیئے۔ انہوں نے بریف کیس کی ایک ایک چیز کو دوربینوں سے کریدا کہ شاید اس میں کوئی چیز نکلے۔ بہرحال میں نے کہا کہ آپ نے بہت زیادتی کی ہے۔ یہ پارلیمنٹ کی توہین کرتے ہیں، پارلیمانی نظام پر آپ کا یقین ہے۔ ہم آپ کا احترام کرتے ہیں۔ بہرحال یہ صورتحال رات کو ہوئی۔ اصل صورتحال یہ ہے کہ اس کا کوئی مداوا ہونا چاہیے۔ یہ سلسلہ نہ ختم ہونے والا ہے۔ جہاں بھی عالم دین ہوگا۔ کوئی پگڑی یا داڑھی اور ہمارے ملک کی مختلف شخصیات کے ساتھ ایسا سلسلہ جاری ہے۔ ان پر کوئی اثر نہیں پڑا کیونکہ ہم قومی حمیت اور عزت پر stand نہیں لیتے۔ ہم نے کہا کہ ہماری خارجہ پالیسی بہت کامیاب ہے اور مغربی ممالک کے قریب تر آگئے ہیں۔ لیکن یہ ان کی طرف سے ہمارے لئے ایک تنبیہ تھی۔ حقیقت کھل گئی کہ کوئی خارجہ پالیسی ہماری کامیاب نہیں ہے۔ پاکستان نے دوئی میں ہر چیز کو داؤ پر لگا دیا ہے۔ ان کی محبت میں ہم کہاں تک چلے گئے ہیں ۔یہ اس کا صلہ ہے جبکہ غریب سے غریب قوم، کمزور قومیں بھی اپنی حمیت اور عزت نفس کے لیے جب ڈٹ جاتی ہیں اور جھکنے سے انکار کر دیتی ہیں تو بڑی بڑی قوتیں تلملا اٹھتی ہیں۔

اگر دہشت گردی سارا سلسلہ ہے تو، وہاں یورپ میں بھی مشاہد صاحب بہت خوش تھے بعض باتوں سے، میں نے برلن کی پارلیمنٹ کے سپیکر سے، ڈپٹی سپیکر سے، ڈپٹی وزیر خارجہ سے اور تمام لوگوں سے کھل کر بات کی کہ دیکھیں آپ کتنے ناشکرے ہیں کہ آپ جس کو دہشت گردی کہتے ہیں ہم اس کو ایک مقدس جہاد سمجھتے ہیں۔

جناب چیئرمین: اچھا دیکھیں! اب مشاہد صاحب کو بھی سن لیں، پھر Foreign Minister ہیں۔ میرا خیال ہے تشریف رکھیں۔

سینیٹر مولانا سمیع الحق: تھوڑی سی بات اور ہے، یہ بڑا اصولی مسئلہ ہے۔ دو منٹ مجھے دیں۔

جناب چیئرمین: نہیں، مشاہد صاحب کو بھی سن لیتے ہیں دو منٹ۔ اس کے بعد پھر ہم باقی ایجنڈے پر چلیں گے۔

سینیٹر مولانا سمیع الحق: میں بات پوری کر لوں۔

جناب چیئرمین: اسی پر، I think پھر لمبا ہو جائے گا We have passed a

delegation head وہ کیونکہ Resolution and he was the concerned person کر رہے تھے۔

سینیٹر مولانا سمیع الحق: مسئلہ سینیٹ کے وقار کا ہے، قومی اسمبلی کا بھی۔ پورا پارلیمانی وفد تھا، چار اس میں اپوزیشن کے ارکان تھے، چار حکومت کے تھے۔ مسلم لیگ کے بھی تھے، پیپلز پارٹی کے بھی تھے، جماعت اسلامی کے بھی تھے اور پورے سینیٹ کو اس طرح مسترد کرنا اور انکار کر دینا۔ یہ عام شہری کے ساتھ بھی ایسا نہیں کیا جاتا، مہمان نوازی کا تقاضا تھا۔ میں نے عرض کیا کہ یہ سارا صلہ ہمیں کس چیز کا دے رہے ہو۔ اس چیز کا دے رہے ہو کہ ہم نے بیس لاکھ انسانوں کی قربانی دی، پچاس لاکھ دربدر ہو گئے اور اس کے ساتھ لاکھوں لولے لنگڑے ہو گئے اور پاکستان کی sovereignty چلی گئی اور نتیجے میں کیا ہوا کہ فائدہ سارا آپ نے لے لیا۔

جناب چیئرمین: تشریف رکھئے، مشاہد صاحب کو بھی سن لیں پھر وزیر صاحب اس کا جواب دیں گے۔

سینیٹر مولانا سمیع الحق: مجھے آپ ساری بات کرنے دیں ناں جی۔

جناب چیئرمین: پھر اگر آپ debate چاہتے ہیں تو مجھے اعتراض نہیں ہے۔ یا تو آپ پہلے پارلیمانی میٹنگ میں آکے decide کر لیتے جب ہم نے فیصلہ کیا تھا۔ اب Resolution ہو گئی ہے۔ آپ نے جو حالات تھے وہ بتا دیئے ہیں۔ Mushahid Sahib, do you want to say anything.

سینیٹر مولانا سمیع الحق: میں ابھی اپنی بات مکمل کر لوں۔

جناب چیئرمین: نہیں، آپ تشریف رکھئے۔ مشاہد صاحب کو ہم سن لیں پھر Minister کا جواب لے لیں کیونکہ main issue بتا دیا۔ کیس آپ کا آگیا مولانا صاحب۔

سینیٹر مولانا سمیع الحق: مجھے پہلے اپنا کیس تو پیش کر لینے دیں۔

جناب چیئرمین: نہیں وہ آگیا Sir اس پر Resolution ہو چکا ہے۔

سینیٹر مولانا سمیع الحق: وہ تو ضرور کہیں گے اور اچھا کہیں گے میرے لیے۔

سینیٹر مشاہد حسین سید: نہیں، نہیں۔ آپ نے بڑی اچھی ترجمانی کی ہے۔

سینیٹر مولانا سمیع الحق: مجھے پھر بعد میں موقع دے دیں چیئرمین صاحب۔

جناب چیئرمین: جب ہمارا باقی agenda ہو جائے گا اس وقت اگر ٹائم ہوا تو۔

Senator Mushahid Hussain Syed: There were eight members of delegation, four from the Opposition, four from the government and I would like to place on record that all members of the delegation irrespective of the party affiliation were in close harmony and coordination to promote and project a national interest and democratic political culture which we are seeking to promote to the Senate Foreign Relation Committee.

اس میں جو بنیادی موقف تھا ہمارا جو میں نے ان کو واضح طور پر کہا، ایک تو بات تھی جو انہوں نے کی جب مجھے صبح بتایا کہ آپ کے delegation کو ہم welcome کرتے ہیں؛ کمیٹی کو مل لیں گے minus مولانا سمیع الحق صاحب تو میں نے کہا کہ this is nothing doing, یہ unacceptable. We will not accept that. conditionally نہیں ہوگا کیونکہ Maulana Sami-ul-Haq is a member of Delegation. اس کی اطلاع سب کو ملی تھی۔ ان کے پاس valid travel visas ہیں، valid travel documents ہیں، انہوں نے کسی law of the land کو violate نہیں کیا۔ تو صرف ان کے سیاسی خیالات کی بنیاد پر discrimination is not acceptable. ہمارے ہاں امریکہ سے سینیٹر آتے ہیں، دوسروں ملکوں سے بھی آتے ہیں، who are very critical of Islam خدانخواستہ پاکستان کے بارے میں بھی لیکن we receive them تو یہ undemocratic ہے، unfair ہے اور unacceptable ہے and we took it up and I think that I am very happy جو پوزیشن ہم نے لی اس کی دونوں Houses of Parliament نے تائید کی اور اس کی حکومت پاکستان نے تائید کی اور اس کی تائید Foreign Ministry نے بھی کی۔

Mr. Chairman: Minister of State for Foreign Affairs.

بلیدی صاحب! آپ کو بولنے کی اجازت نہیں دی، آپ تشریف رکھئے۔ ایک منٹ، رضا صاحب کو سن لیں پھر بول لیجئے گا۔ رضا صاحب .. Are you on the same thing or

Senator Mian Raza Rabbani: Yes, I am on the same thing.

Mr. Chairman: OK, keep it brief so that we can go on ....

Senator Mian Raza Rabbani: I will keep it brief sir.

یہ تو مسئلہ ہی ایسا ہے۔ جناب چیئرمین! یہ ایک نہایت افسوس کی بات ہے کہ پاکستان کے ایک پارلیمانی وفد کے ساتھ بیرون ملک ایسا سلوک ہوا اور اب ہمیں یہاں پر سنانے کی کوشش کی جا رہی ہے کہ جیسے بہت ہی valor اور بہت ہی steadfast principles پر وفد نے stand لیا اور یہ کہ کوئی political victory انہوں نے score کی۔ جناب چیئرمین! دیکھنے کی بات یہ ہے کہ پاکستان کا پارلیمان، پاکستان کا ایوان بالا اس کی Foreign Affairs کی Committee کا ایک tour programme بنتا ہے اور وہ tour programme جتنے mitticulous مشاہد حسین صاحب ہیں، وہ یقیناً ایک یا دو دن کے اندر نہیں بنا۔ وہ tour programme ایک عرصے سے تیار ہوا اور جو تمام تر ایک tour programme کی formalities ہوتی ہیں، وہ formalities پوری کی گئیں یعنی کہ visas لئے گئے ۔ Visas لینے کے بعد وفود کے members کا bio data جن جگہوں پر انہوں نے جانا تھا، وہ وہاں پر بھیجا گیا اور اس کے لئے مشاہد صاحب کی سربراہی میں وفد گیا۔ اب جو سوال یہاں پر اٹھتا ہے کہ پاکستان کے ایوان بالا کے پارلیمانی وفد کی جو بےعزتی ہوئی، وہ درحقیقت یہ صرف سینیٹ کی بےعزتی نہیں ہے، صرف پاکستان کے پارلیمان کی بےعزتی نہیں ہے بلکہ وہ پاکستان کی بےعزتی ہے، وہ بےعزتی وفاق پاکستان کی ہے۔ یہ بےعزتی شروع ہوئی، یہ اس لئے ہوئی کہ Foreign Office نے غفلت برتی۔ مولانا سمیع الحق صاحب آج اس مدرسے کے head نہیں بنے، ان کا bio data آج تو مرتب نہیں ہوا، وہ بڑے عرصے سے اس مدرسے کے ساتھ منسلک ہیں، ان کا bio data بڑے عرصے سے چلا آ رہا ہے اور حکومت پاکستان کو یا Foreign Office کو اس بات کا علم ہونا چاہیے تھا کہ کونسی شخصیات ایسی ہیں یا وہ کونسے ایسے

ادارے بیرون ملک کے ہیں جن کو watch list کے اوپر رکھا گیا ہے۔ اگر Foreign Office یہ کرنے میں ناکام رہا ہے اور صرف three piece suit پہن کر بیرونی دورے کرتا رہا ہے تو پھر Foreign Office آج پاکستان کی اور پاکستان کے پارلیمان کی تضحیک کا ذمہ دار ہے۔ میں یہاں پر یہ بھی بات اٹھانا چاہتا ہوں۔

جناب چیئرمین: رضا صاحب۔

سینیٹر میاں رضا ربانی: جناب چیئرمین! آپ مجھے دو منٹ دیجیے۔

جناب چیئرمین، آپ لیں لیکن میں عرض کروں جب ایک visa مل گیا تھا تو Foreign Office کا اس میں کیا ہے۔

سینیٹر میاں رضا ربانی: جناب چیئرمین! آپ مجھے دو منٹ دیجیے۔ یہاں پر میں یہ بھی بات عرض کرنا چاہتا ہوں کہ جناب چیئرمین صاحب! یہ کیا وجہ ہے جب مولانا سمیع الحق صاحب کو پہلے Brussels airport پر روکا گیا تو اسی وقت Foreign Office کو چاہیے تھا کہ وہ وفد کو کہتا کہ یہ پاکستان کی بےعزتی ہوئی ہے، یہ پاکستان کے پارلیمان کی بےعزتی ہوئی ہے، آپ اپنا دورہ منسوخ کریں اور آپ واپس آ جائیں۔ نہ آپ ان کو Brussels میں جانے دیتے ہیں اور وہاں دوبارہ پاکستان کی بےعزتی کرواتے ہیں اور کہا جاتا ہے کہ یہ مسئلہ صرف سمیع الحق کا نہیں ہے۔ میں سمیع الحق کے point of view سے agree کرتا ہوں یا نہیں کرتا، وہ ایک الگ بحث ہے، میرا ان سے نظریاتی اختلاف ہے، وہ ایک الگ بحث ہے لیکن یہاں پر مسئلہ پاکستان کے پارلیمان کا ہے، یہاں پر مسئلہ پاکستان کے اس مقدس passport کی بےحرمتی کا مسئلہ ہے پاکستان کے Foreign Office نے جس کو allow کیا۔ جناب چیئرمین! انہوں نے ان کو وہاں جانے دیا، اس کے بعد پھر وہاں سے جب انہوں نے ان سے ملنے سے انکار کیا تو پھر جناب چیئرمین صاحب! کونسا جواز بنتا ہے کہ یہ وفد برطانیہ جائے اور برطانیہ میں بھی جا کر، جبکہ EU کا member برطانیہ بھی ہے جو EU کے rules ہیں، وہ برطانیہ پر بھی لاگو ہیں۔ برطانیہ کوئی British Imperialist Empire نہیں ہے کہ ان کے اپنے قوانین ہیں۔ وہ قوانین ہیں subject to the EU جب EU کے ایک ملک نے آپ کے ساتھ یہ سلوک کیا تو پھر آپ کے پاس کیا

جواز تھا کہ آپ اپنے trip کو بڑھا کر برطانیہ لے گئے ۔ جناب چیئرمین صاحب! میں آخر میں یہ بات کہنا چاہوں گا کہ یہ اس لئے ہو رہا ہے کہ تمام تر چیزیں پاکستان کے پارلیمانی وفد کے ساتھ، پاکستان کے پارلیمنٹ کے ارکان کے ساتھ اس لیے ہو رہی ہیں کہ جب وہ دیکھتے ہیں کہ ایک ordinary تھانیدار ڈنڈے اور لاٹھیاں لے کر پارلیمان کے ممبران کو ملک کے اندر مارتا ہے تو پھر وہ یہ کہتے ہیں کہ ان کی وقعت ہی یہ ہے اور میں یہاں پر یہ اپیل کروں گا آپ کے توسط سے سینیٹ کے فلور کو استعمال کرتے ہوئے کہ یہاں پر ہمیں across party لائیں ۔ across party divide جو ہے اس بات کو اٹھانا ہوگا کہ پارلیمان کے ممبران کی اگر ملک کے اندر اس طرح تذلیل کی جائے گی اگر پارلیمان کے ممبران کو اس طرح سڑکوں کے اوپر گھسیٹا جائے گا۔ تو پھر تو یہ بہت کم ہوا ہے مولانا سمیع الحق صاحب کے ساتھ، اگلا پارلیمانی وفد جو جائے گا۔ آپ دیکھیئے! اس کا کیا حشر ہوتا ہے۔ تو میں سمجھتا ہوں کہ اس تمام تر چیز کا جو ذمہ دار ہے وہ پاکستان کا فارن آفس ہے اور جب ہم accountability کی بات کرتے ہیں۔ جب ہم good governance کی بات کرتے ہیں تو پاکستان کے پارلیمان کی بے عزتی ہوئی ہے۔ وفاق پاکستان کے پارلیمان کی بے عزتی ہوئی ہے۔ good governance کا تقاضا ہے کہ

in the foreignoffice they must rule and let us see which head rules or does anybody rule at all. Thank you sir.

جناب چیئرمین: مسٹر خسرو بختیار ۔

سینیٹر پروفیسر غفور احمد: میں کچھ عرض کرنا چاہتا ہوں۔

جناب چیئرمین: میرا خیال ہے نہیں، ابھی سن لیں تو پھر آگے چلتے ہیں۔ پھر ایسے debate ہو جائے گی ۔ مہربانی، I think, before the Minister answers میں ایک عرض کروں foreign office سے جب visa مل گیا تو their role was different. یا تو vis a refuse ہوتا۔

When the visa by the host country was given that means they accepted the person.

Senator Mushahid Hussain Sayed: Sir, one minute, I just want to clarify two things factually:

No. 1, there was no such official EU policy. Because Germany which is a very important member of the EU and Britain gave him the valid visas and Germany received Maulana Sami-ul-Haq and the delegation with the highest honour which that can be given to any visitingdelegations. So, there was no such EU policy that was talked about.

No.2, we did not increase our

کہ دورہ بڑھا کر برطانیہ چلے گئے۔

It was the part of the scheduled programme. Senator Latif Khosa of the Pakistan Peoples Party was part of the delegation also as three other member delegation

یہ schedule programme میں تھا کہ Germany, Brussels کا بھی ہمارا schedule
and then Britain. So, there was no programme 24 hours کا تھا کوئی بڑھا نے کا
مسئلہ نہیں تھا۔ It is just for the record.

Mr. Chairman: Mr. Khusro Bakhtiar.

Makhdoom Khusro Bakhtiar (Minister of State for Foreign Affairs): Unfortunately, the factual position has been a bit miscredited by the honourable Senator and the issue ended up at the foreign policy's successes and failures and therefore, attaching domestic political situations to it.

Sir, the moment we received this information, our Ambassador in

Brussels advised, because actually he is the person on the spot over there, was in total consonance with the delegates Chairman and the other members of the delegation and the very next day, sir, before the resolution was passed in the Parliament we summoned Belgium Ambassador, the EU representative and the Netherlands Ambassador which is the current President over there. And, if you would have seen the joint statement which was released, which very categorically said that this incident is highly regrettable, we strongly protest to them and accordingly, we made demonstrations in Brussels as well. Sir, if you look into the incident in detail you would see that:

(a) Beligium Immigration Authorities initially were involved and why was the mediac reaction of isolating Maulana Sahib on the day of the meeting. As the Senator Mushahid Hussain has refuted too, the schedule was already planned and you have rightly pointed out that the visas were granted by the concerned governments representing through their Embassies in Islamabad. It was the 24 hours schedule, everything was in order. What happened sir was that very day of the meeting, there was media role, and if media knew or media speculated especially one news paper "Demorgan" over there which to my knowledge has exaggerated the Maulana's presence over there and out of that exaggeration in media frenzy that some of the European member parliament decide to take decision to which very rightly our Honourable Chairman of the Standing Committee on Foreign Affairs held up the national pride and refused to meet. So, a befitting reply to their isolated discriminatory act was made in

Brussels therefore, and naturally they had to proceed onward to their scheduled programme. Sir, let me also add here these incidences are taking place and there was one Pakistani delegate in this incident who has faced this kind of behaviour by the immigration authorities. Post 9/11 there is unfortunately a major hike around the world and it is regretable, we say it is regretable, unfortunately that is the thing and that what the President of Pakistan in last September in the UN General Assembly made a statement on the floor of the Assembly that its time that this gape between civilization and religon meets. to be the bridge before, in uncertain decades between west and Islam. So, sir, we can always have a debate on our foreign policy, we can have a debate next day and we can discuss about what you have done. EU is a very important strategic partner to Pakistan sir, we have multi dimention relationship with it covering economic, political.......

(Interruption)

جناب چیئرمین: نہیں ایسے بتائیں کہ دوسروں کے ساتھ بھی ہوا یا ایسا ہوتا رہتا ہے۔ he is giving you facts not saying کہ ایسا ہوتا رہتا ہے take it lightly he is just giving the facts- نہیں ایسی کوئی بات نہیں ہے ۔ اگر ہوتا تو resolution کیسے پاس ہوتا ۔

مخدوم خسرو بختیار (وزیرمملکت برائے امور خارجہ): جناب! میں دوبارہ اردو میں کہتا ہوں ۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین: نہیں یہ بات نہیں ہے ۔ ورنہ resolution کیسے پاس ہوتا ۔ نہیں

ایسی بات نہیں ہے۔

سینیٹر مولانا سمیع الحق: مجھے آپ اپنا موقف پیش کرنے دیں تاکہ یہ اس کو سمجھ سکیں۔ آپ مجھے وقت دیں۔

جناب چیئرمین: میں سو دفعہ آپ کو دوں لیکن چونکہ resolution بھی ہوگیا ہے یہ آپ کو جواب دے رہے ہیں مجھے کوئی اعتراض نہیں اگر یہ house debate کرنا چاہتا ہے تو بے شک اس پر debate کریں۔

سینیٹر مولانا سمیع الحق: جناب والا! انہوں نے ذرائع ابلاغ کو بھی نشانہ بنایا کہ انہوں نے یہ کیا اس کو معمول کا حصہ بنادیا۔ یعنی ان کی صحت پر کوئی فرق نہیں پڑتا۔

جناب چیئرمین: یہ بالکل نہیں ہے مجھے خود احساس ہے اسی لئے تو ہم نے resolution پاس کیا ہے۔ ان کو سننے تو دیں، ختم تو کرنے دیں کہ کیا step لیں گے۔

سینیٹر مولانا سمیع الحق: حالانکہ پریس کو قومی اہمیت پر stand لینا چاہیے تھا۔

جناب چیئرمین: ان کو سن تو لیں وہ بتائیں گے۔ اگر کچھ نہیں کہتے تو بجا ہوگا کہ آپ بے شک point raise کریں۔ ان کو سن تو لیں۔ مولانا صاحب کا main point تھا کہ لندن میں جو ہوا اس کا کیا کر رہے ہیں۔ میرا خیال ہے اس پر کرکے let's finish this ان کو بولنے دیں نہیں تو ہر کوئی بولے گا آپ مہربانی کریں۔

مخدوم خسرو بختیار: جناب چیئرمین! میں نے عرض کی -----

(مداخلت)

جناب چیئرمین: نہیں انہوں نے بتایا ہے۔

سینیٹر آغا پری گل: ابھی تک آدھا بتایا ہے۔ آدھا تو باقی ہے۔

جناب چیئرمین: نہیں please تشریف رکھیئے۔ جو incident ہوا ہے سارا بتایا ہے۔

سینیٹر آغا پری گل: آپ مولانا صاحب کو پہلے سنیں پھر وزیر صاحب بولیں۔ وہ

بیٹھے ہوئے ہیں جن پر گزری ہے وہ بیٹھا ہوا ہے اور Minister بتا رہا ہے ۔ پہلے اس کی بات سنیں کہ اس کے ساتھ ہوا کیا ہے ۔

جناب چیئرمین، نہیں جو ہوا ہے انہوں نے پورا بتایا ہے ۔ انہوں نے تفصیلی بتایا ہے ۔

سینیٹر آغا پری گل، نہیں جناب ! مولانا صاحب کی بات پوری ہی نہیں ہوئی ۔ آپ ان کو ایک دفعہ سنیں تو ۔

(اس موقع پر ڈیسک بجائے گئے)

سینیٹر آغا پری گل، یہ اچھی بات نہیں ہو گی کیونکہ ---

جناب چیئرمین، وسیم صاحب اس پر کیا چاہتے ہیں ۔ اس پر discussion چاہتے ہیں اس پر ۔

سینیٹر آغا پری گل، جناب چیئرمین ! پہلے آپ سمیع الحق صاحب کو سنیں اس کے ساتھ جو ہوا ہے اسی کی زبان سے سنیں کیونکہ اگر میں کہوں گی یا کوئی اور کہے گا تو فائدہ نہیں ہو گا ۔ جس کے ساتھ ہوا ہے وہی بتائے ۔

مخدوم خسرو بختیار، جناب جمعرات کی صبح نیشنل اسمبلی میں، میں نے گیارہ بجے floor of the House پر کہا کہ یہ بہت افسوسناک واقعہ ہے ہم اس کی بھرپور مذمت کرتے ہیں اور گیارہ بجے ہی ہم نے بلجیئم کے سفیر کو بلایا، بارہ بجے ہم نے EU کے representative کو بلایا، ساڑھے بارہ بجے ہم نے Netherland کے سفیر کو بلایا ۔ اسی وقت ہم نے اپنے Ambassadors کو کہا کہ فوراً جاکر آپ برسلز میں بلجیئم کی حکومت اور مختلف organisations میں جاکر protest lodge کریں ۔ جناب ! ابھی ہم مولانا صاحب کے ساتھ پورا اظہار یکجہتی کرتے ہیں یہ unanimously agree کیا ہے لیکن میں آپ کو عرض کر رہا تھا کہ اس کو دوسرا رخ دینے کی جو کوشش کی جا رہی تھی اس پر میں نے کچھ بولا ہے ۔ اور آخر میں عرض یہ ہے کہ جناب جو واقعہ ابھی انہوں نے عرض کیا، کل اتوار تھا

when it came to my knowledge......

(مداخلت)

جناب چیئرمین: please سن لیں۔

مخدوم خسرو بختیار: جناب انشاء اللہ اس کی تحقیق کراتے ہیں کہ immigration authorities سے لندن میں جو کچھ ہوا ہے۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین: نہیں، نہیں he says کہ ہم اس کو condemn کرتے ہیں، یکجہتی کا اظہار کرتے ہیں۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین: ذرا سن لیں، let him finish، وہ بتا رہے ہیں کہ کیا کریں گے۔ ابھی انہوں نے کل کے incident کا ذکر شروع کیا ہے۔ذرا سن لیں۔

سینیٹر محمد اسحاق ڈار: جناب چیئرمین صاحب! یہ اپنے دل پر ہاتھ رکھ کر ایمانداری سے بات کریں کہ کیا یہ satisfied ہیں کہ ایک station پر ہمارے پاکستانی honourable member کا جو حال ہوا ہے what did they take action on the next station? How he was maltreated on the next station? اور یہ بتا رہے ہیں کہ گیارہ بجے یہ کیا، بارہ بجے یہ کیا past is immaterial here, he should tell us what they did within three days?

Mr. Chairman: It is Foreign Government, how can he have hold on them.

(Interruption)

Makhdoom Khusro Bakhtiar: We are slightly, certainly carried away by emotions, naturally we all feel that

جناب یہ incident ابھی لندن میں ہوا------

جناب چیئرمین: I think اس پر comment کر کے wind up کریں۔

Makhdoom Khusro Bakhtiar: That was on the departure of the delegation from London towards Pakistan.

(مداخلت)

Mr. Chairman: They want to know, what are you doing about it.

Makhdoom Khusro Bakhtiar: We will look into it sir, the Session is continuing and I will come back to you on this and we will take appropriate action.

Mr. Chairman: He is committing, he will take this up and come back to the House.

Makhdoom Khusro Bakhtair: We will take appropriate action sir.

PANEL OF PRESIDING OFFICERS

جناب چیئرمین: ٹھیک ہے اس کو کر کے

please, let the House know tomorrow. Now I will announce the Panel of Presiding Officers. In pursuance of the sub Rule 1 of Rule 14 of the Rules of Procedure and Conduct of Business in the Senate, 1988, I nominate the following members, in order of precedence to form a Panel of Presiding Officers for the 20th Session of the Senate of Pakistan.

1. Dr. Khalid Ranjha
2. Mr. Ahmed Ali
3. Mr. Asfandyar Wali

I will take up the leave applications and then go on to the points of order.

(مداخلت)

جناب چیئرمین: نہیں جی اب ہو گیا، انہوں نے بتایا ہے، وہ کل معلومات کر کے آئیں گے، and lets leave it at that

(مداخلت)

Mr. Chairman: There was another incident with the Balochistan Minitser

اس کی بھی آپ detail لے کر if you can come back on that، ٹھیک ہے اس پر بھی دیکھ لیں گے۔ آپ مہربانی کر کے آگے چلیں۔

سینیٹر رحمت اللہ کاکڑ ایڈووکیٹ: شکریہ جناب چیئرمین۔

LEAVE OF ABSENCE

جناب چیئرمین: جناب مہیم خان بلوچ سرکاری دورے پر ملک سے باہر ہیں۔ انہوں نے ایوان سے ۲۵ اور ۲۶ اپریل کے لئے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا یہ ایوان ان کی رخصت منظور کرتا ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین: جناب گلزار احمد خان نے ذاتی مصروفیات کی بنا پر حالیہ مکمل اجلاس کے لئے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا یہ ایوان ان کی رخصت منظور کرتا ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین: جناب وقار احمد خان نے ذاتی مصروفیات کی بنا پر حالیہ مکمل اجلاس کے لئے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا یہ ایوان ان کی رخصت منظور کرتا ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین: جناب ظفر اقبال چوہدری نے ذاتی مصروفیات کی بنا پر ایوان سے ۲۵ اپریل کے لئے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا یہ ایوان ان کی رخصت منظور کرتا ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین: جناب نثار اے میمن ملک سے باہر ہونے کی وجہ سے اجلاس میں شرکت نہیں کرسکتے ۔ اس لئے انہوں نے ایوان سے حالیہ مکمل اجلاس کے لئے رخصت کی درخواست کی ہے ۔ کیا یہ ایوان ان کی رخصت منظور کرتا ہے ؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین: جناب پروفیسر خورشید احمد نے ملک سے باہر ہونے کی وجہ سے ۲۵ اور ۲۶ اپریل کے لئے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے ۔ کیا یہ ایوان ان کی رخصت منظور کرتا ہے ؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین: جناب محمد علی ملکانی نے اطلاع دی ہے کہ وہ سرکاری دورے پر سندھ میں ہیں۔ اس لئے وہ مورخہ ۲۵ اپریل کو اجلاس میں شرکت نہیں کرسکتے ۔ میر محمد نصیر مینگل نے اطلاع دی ہے کہ ملک سے باہر ہونے کی وجہ سے مورخہ ۲۵ اور ۲۶ اپریل کو اجلاس میں شرکت نہیں کرسکتے ۔ سردار یار محمد رند نے اطلاع دی ہے کہ وہ سرکاری دورے پر ملتان میں ہیں ۔ اس لئے وہ حالیہ اجلاس میں شرکت نہیں کرسکتے ۔ جناب امان اللہ خان جدون نے اطلاع دی ہے کہ وہ ذاتی مصروفیات کی بنا پر حالیہ اجلاس میں شرکت نہیں کرسکتے ۔ جناب راؤ سکندر اقبال نے اطلاع دی ہے کہ وہ سرکاری مصروفیات کی بنا پر حالیہ مکمل اجلاس میں شرکت نہیں کرسکتے ۔ جناب زاہد حامد نے اطلاع دی ہے کہ وہ سرکاری دورے پر ہیں ۔ اس لئے وہ حالیہ مکمل اجلاس میں شرکت نہیں کرسکتے ۔ جناب میاں شمیم حیدر نے اطلاع دی ہے کہ وہ سرکاری دورے پر چین میں ہیں ۔ اس لئے وہ حالیہ مکمل اجلاس میں شرکت نہیں کرسکتے ۔ میرا خیال ہے ہم نے جو agree کیا تھا اس کے حساب سے چلیں ۔ ایسے پھر transgress ہو جائے گا۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین: کاکڑ صاحب کو موقع دوں گا باقی سب کو میں موقع نہیں دے سکتا ۔ جب پارلیمانی میٹنگ میں آپ کے leaders آتے ہیں تو ان سے بات کر لیا کریں ۔ اگر یہی ہو تو پھر اس کا کیا فائدہ ہے ؟ جی رحمت اللہ کاکڑ صاحب کیا بات ہے ؟

سینیٹر رحمت اللہ کاکڑ ایڈوکیٹ، شکریہ جناب چیئرمین! اب جبکہ ہمارے وزیر خارجہ صاحب یہ agree کر گئے ہیں کہ پاکستان کی بے عزتی ہوئی ہے۔ وفاق پاکستان کی بے عزتی ہوئی ہے۔ پارلیمنٹ کے ایک معزز رکن کی بے عزتی ہوئی ہے۔ تو کیا جو concerned ممالک تھے ان کے سفیروں کو بلاکر persona non-grata declare کیا گیا ہے یا ایسا کوئی ارادہ ہماری حکومت کا ہے یا نہیں؛ مزید براں ہمارے بلوچستان کے ایک منسٹر حافظ حسین احمد شروانی صاحب کی مانچسٹر ائرپورٹ پر جس توہین آمیز طریقے سے تلاشی لی گئی ہے، کیا یہ پارلیمانی آداب کے مطابق ہے اور کیا ہماری حکومت اس پر کوئی احتجاج کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟ ہم تو ان کو سر پر بٹھاتے ہیں۔

جناب چیئرمین، کاکڑ صاحب! انہوں نے کہا کہ ہاؤس کو کل یہ بتائیں گے کہ جو بھی اقدامات کئے گئے ہیں۔ کل سیشن کے دوران ہی آپ کو بتائیں گے۔ I think, let's go on what we agreed. جی احمد علی صاحب۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین، بنگزئی صاحب! انہوں نے کہا ہے۔ فلور اب ان کے پاس ہے۔

Let's please observe the Rules. Honourable members should have that much because it is awkward for me to tell them what to do? تو فلور ابھی نہیں ہے۔ مہربانی کرکے تشریف رکھیں۔ ان کو بولنے دیں۔ جس طرح ہم نے agree کیا ہے۔ آپ اپنے پارلیمانی لیڈر کے ذریعے بتا دیا کریں۔ اگر اس طرح آپ نہیں کرتے تو پھر agree کرنے کا کیا فائدہ ہے؟

سینیٹر احمد علی، شکریہ جناب چیئرمین! میں آپ کی توجہ سندھ اور خاص طور پر کراچی کی طرف draw کرنا چاہ رہا ہوں۔ بہت اچھی اور بہت ہی بہتر طریقے سے MQM اور مسلم لیگ کی حکومت وہاں پر چل رہی ہے۔ بہت زیادہ ترقیاتی کام ہو رہے ہیں اور investments آ رہی ہیں لیکن ایسا لگتا ہے کہ کچھ لوگوں کو یہ چیز اچھی نہیں لگتی۔ کراچی میں پھر اس قسم کے واقعات شروع کر دیے گئے جس میں لوگوں کو سرعام مارا جا رہا ہے۔ جناب! کچھ جماعتیں ایسی

ہیں جن کو شاید یہ بالکل پسند نہیں ہے کہ کراچی میں امن ہو جائے یا students یونیورسٹیوں کے اندر امن سے رہیں اور تعلیمی سرگرمیوں کو جاری رکھیں ۔ نیو کراچی میں ہمارے دو کارکن شہید کر دیئے گئے۔ ہمارے یونٹ انچارج کو شہید کر دیا گیا۔ ہمارے مشہود ہاشمی صاحب کو قتل کر دیا گیا۔ میں چاہتا ہوں کہ سینٹ ان کے لئے دعائے معفرت کرے اور میں تمام ساتھیوں سے request کرتا ہوں کہ اس بات کو condemn کیا جائے۔ میں ابھی کھل کر بیان نہیں کر رہا ہوں۔ میں restricted ہوں اگر پروفیسرغفور صاحب جواب دینا پسند کریں گے تو پھر مجھے بہت زیادہ کھل کر آنا پڑے گا۔

Mr. Chairman: I think,

سندھ کا معاملا ہے ۔ Let it be discussed in Sindh Assembly. Condolence ضرور کریں۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین: تشریف رکھیں۔

سینیٹر پروفیسرغفور احمد : جناب چیئرمین! ابھی انہوں نے کیفے ٹیریا میں پریس کانفرنس کی ہے اور جماعت اسلامی پر الزام لگایا ہے۔

جناب چیئرمین: انہوں نے کوئی نام نہیں لیا ہے۔

سینیٹر پروفیسرغفور احمد ، جناب چیئرمین! ابھی انہوں نے کیفے ٹیریا میں پریس کانفرنس کی ہے اور نام لیا ہے۔

سینیٹر احمد علی: جناب چیئرمین! میں نے آپ سے request کی ہے کہ ان کے لئے دعا کریں۔

جناب چیئرمین: دعا کرنا ہے تو کریں۔

سینیٹر پروفیسرغفور احمد ، جناب چیئرمین! دعا سے پہلے آپ بات سن لیں۔ کن کے لئے دعا کرنی ہے؟

جناب چیئرمین: انہوں نے نام لئے ہیں۔

سینیٹر پروفیسر غفور احمد، میں آپ کو بتاتا ہوں کہ اصل واقعہ کیا ہے؟ آج سے ۷ دن پہلے ۱۸ اپریل کو پیر کے دن کراچی میں صبح نو بجے جناح کالج کے فرسٹ ائر کے طالبعلم فرحان اور عثمان کو اغواء کیا APMSF کے لڑکوں نے اور انہیں Jinah polytechnic کے ٹارچر سیل میں لے گئے۔ وہاں فرحان کی ایک ایک ہڈی توڑی۔ اس کے جسم سے گوشت نوچا۔ اس کے پاؤں سے ناخن پلاس سے کھینچے گئے۔ اس کو الیکٹرک شاک دیئے گئے اور اسے نیم مردہ حالت میں سڑک پر پھینک کر چلے گئے۔ جناب والا! یہ باتیں ہم نے وہاں گورنر سے بھی کہی ہیں کہ جس کو یہ چاہیں اس کو مار دیتے ہیں۔ کچھ بھی کسی کا خیال نہیں کرتے۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین، غفور صاحب! بیٹھیں، جب Law and Order کا ہوگا اس وقت آپ بات کرلیں۔ تشریف رکھیں۔

Wasim sahib, do you want to move for suspension of the business? So that we can go on to the other issues. Suspension of the business

کرلیں اس کے بعد

Raza Sahib, You want to move about suspension of business. we can take point of order.

سینیٹر میاں رضا ربانی، جناب والا! وہ بعد میں کرلیں گے۔

Mr. Chairman: You want to continue with the points of order.

Senator Mian Raza Rabbani: Yes sir

Mr. Chairman: Ok. Fine.

سینیٹر میاں رضا ربانی، جناب چیئرمین! مجھے نہایت افسوس سے یہ بات کرنی پڑ رہی ہے کہ ابھی آپ کے سامنے جو واقعات آئے۔ Sir, if you can get the House in order.

(interruption)

Mr. Chairman: Let us have order in the House and hear the

honourable Member please.

DISCUSSION ON THE POLITICAL SITUATION IN THE COUNTRY.

سینیٹر میاں رضا ربانی۔جناب چیئرمین! ابھی جو واقعات آپ کے سامنے آئے ہیں جن میں بیرون ملک پارلیمان کے ممبران کی بےعزتی اور ایک سوچے سمجھے منصوبے کے تحت ملک کے اندر اپوزیشن کے سیاسی کارکنوں پر ریاستی تشدد کا استعمال' ایک نہایت افسوسناک امر ہے۔

جناب چیئرمین! ابتدا میں میں یہ بات بڑے واضح الفاظ میں کہنا چاہتا ہوں کہ آج متحدہ اپوزیشن نے سیاسی کارکنوں پر ریاستی تشدد یا state terrorism کے استعمال کا مسئلہ اٹھایا ہے تو یہاں پر ہم اپنا رونا رونے نہیں آئے بلکہ اس ایوان کو استعمال کرتے ہوئے ہم پارلیمان کے اس ایوان کو جو وفاق پاکستان کی علامت ہے اس کے اندر تاریخ کے ریکارڈ کے لیے یہ بات رکھنا چاہتے ہیں کہ اگر موجودہ حکومت اس روش پر چلتی رہی تو اس کے جو نتائج وفاق پر پڑیں گے اور پاکستان کی سیاسی صورتحال پر مرتب ہوں گے' اس کی تمام تر ذمہ داری مسلم لیگ (کیو) پر عائد ہوتی ہے۔

جناب چیئرمین! ریاستی جبر اور ریاست کی مشینری سے اپنے سیاسی مخالفوں کو کچلنے کا عمل یوں تو 12th October سے شروع ہوتا ہے لیکن اگر ہم 12th October 1999 سے لے کر آج تک کی بات کریں تو شاید سینیٹ کا ریکارڈ اتنا voluminous ہو جائے کہ وہ اس کو برداشت کرنے کے قابل نہ ہو لہذا میں اپنی بات کو اس تمام عرصے کی باتوں کو چھوڑتے ہوئےصرف محدود کروں گا مارچ پندرہ تاریخ ۲۰۰۲ء سے لے کر آج تک جو واقعات اپوزیشن کے ساتھ پیش آئے' جس طرح اپوزیشن کی political victimization کی جارہی ہے اور جس طرح وفاق پاکستان پر اس political victimization کی وجہ سے دباؤ اور کالے بادل منڈلا رہے ہیں' یہ ایوان اس بات کا مجاز ہے کہ اس میں یہ بات کی جائے۔

جناب چیئرمین! سینیٹ وہ ادارہ ہے جہاں پر وفاق پاکستان کی representation ہے اور ہم یہ سمجھتے ہیں کہ اپوزیشن کے ساتھ جو ہو رہا ہے وہ صرف کسی ایک isolated provincial

government کا حصہ نہیں ہے یا وہ صرف isolated political government کا act نہیں ہے، یہ ایک coordinated act ہے اور اس کی coordination Federal Government کر رہی ہے۔

Mr. Chairman: Order please. Let us hear the honourable Member.

سینیٹر میاں رضا ربانی: یہ ایک coordinated act ہے اور اس کی coordination وفاقی حکومت کر رہی ہے کیونکہ اس کے بغیر یہ systematic policy جو صوبہ سندھ میں، صوبہ بلوچستان میں، صوبہ پنجاب میں اور صوبہ پختون خواہ میں استعمال کی جا رہی ہے، وہ ممکن ہی نہیں ہے جب تک وفاقی حکومت کی اس کو پشت پناہی حاصل نہ ہو۔ جناب چیئرمین! جب آپ یہ حرکتیں اور ایسے واقعات کرتے ہیں تو آپ ایک صوبے سے دوسرے صوبے کو کیا پیغام دینا چاہتے ہیں، ایسی حرکتیں اور واقعات جو ابھی میں آپ کے سامنے رکھوں گا، آپ وفاق کی solidarity کے ساتھ، وفاق کی یکجہتی کے ساتھ کھیل رہے ہیں۔

جناب چیئرمین! اگر میں list شروع کروں تو جیسے میں نے آپ سے کہا میں صرف مارچ کی پندرہ تاریخ سے شروع کرتا ہوں۔ 17 مارچ کو ڈیرہ بگٹی میں جو operation ہوا اس میں 70 سے زیادہ لوگ شہید کر دیے گئے۔ یہ کس نے کیا؟ یہ کس کی حکومت میں ہوا۔ چلیں 17 تاریخ کو چھوڑیں، 17 تاریخ سے آگے بڑھیں، دو دن نہیں گزرے، 20 مارچ کو ایک سیاسی جماعت کا قائد، اس ہاؤس کے سابق ممبر ڈاکٹر حئی کو اغوا کیا جاتا ہے، اغوا کرکے اس کو مارا پیٹا جاتا ہے اور مارنے پیٹنے کے بعد اس کو ایک نالے میں پھینک دیا جاتا ہے۔ کیا یہ وہ رویہ ہے جو وفاق کی یکجہتی کو آگے بڑھائے گا؟ کیا یہ وہ رویہ ہے جو پارلیمان کی عزت کو آگے لے کر چلے گا۔ کیا یہ وہ جمہوری قدریں ہیں جن کے بارے میں ہم بات کر رہے ہیں؟ 20 تاریخ کو بھی چھوڑ دیں جناب چیئرمین! کہانی وہاں پر بھی نہیں ختم ہوتی۔ کہانی آگے چلتی ہے اور 24 مارچ کو کراچی شہر میں طالب علم اپنی چھٹیاں گزارنے کے لیے آتے ہیں اپنے ماں باپ کو یہ کہہ کر کہ ہم اپنی چھٹیاں گزارنے کے لیے سیر و تفریح کے لیے سندھ کے دارالخلافے میں جا رہے ہیں لیکن وہاں پر

ان کے ساتھ کیا ہوتا ہے؟ ہاں جناب چیئرمین! ان کی غلطی یہ ضرور تھی کہ وہ ایک political student wing کا حصہ تھے اور آئین کے تحت student wings پر کوئی پابندی نہیں۔ وہ BSO کے ممبر تھے، ان میں سے ایک BSO کا چیئرمین تھا، ان کو وہاں سے اغوا کر لیا جاتا ہے اور اغوا کرکے جناب چیئرمین! ان کے گھر والوں کو، ان کے ماں باپ کو، ان کے whereabouts کا آج دن تک نہیں پتا جناب چیئرمین۔ یہ 20 مارچ سے لے کر، آج 25 اپریل ہوگئی ہے، ایک مہینے سے زیادہ کا وقفہ گزر گیا ہے، آپ سوچیں کہ اس گھرانے پر کیا گزر رہی ہوگی اور ان کا گناہ کیا تھا؟ ان کا گناہ صرف یہ تھا کہ موجودہ حکومت سے ان کا سیاسی اختلاف تھا لیکن بات اگر یہاں پر بھی رک جاتی جناب چیئرمین! تو ہم کہتے کہ چلیں شاید بات یہیں تک ہے۔ بات یہاں پر بھی نہیں رکی۔ پاکستان کا آئین یہ حق ہر شہری کو دیتا ہے کہ وہ اپنی political activities کو جاری رکھے۔ پاکستان کا آئین ہر شہری کو یہ حق دیتا ہے کہ قانون کے دائرے میں رہتے ہوئے وہ اپنا سیاسی احتجاج کریں۔

31 مارچ کو جناب چیئرمین! پونم نے ایک strike call دی اور strike call میں انہوں نے پرامن رہنے کی بات کی۔ انہوں نے یہ کہا کہ احتجاج record کیا جائے، صوبائی خودمختاری کے لیے، کالاباغ ڈیم کے خلاف، political victimization کے خلاف، mega projects کے خلاف جو بلوچستان میں ہو رہے ہیں۔ یہ ان کا سیاسی حق تھا، یہ ان کا آئینی حق تھا لیکن اس strike call میں کیا ہوا۔ سینکڑوں پونم کارکنوں کو 30 کی رات کو اٹھا لیا گیا۔ جو باقی بچے ان کو 31 کی رات کو اٹھا لیا گیا اور سونے پر سہاگہ یہ جناب چیئرمین! کہ یہاں پر آپ کا ایک سینیٹر بیٹھا ہے، یہاں پر آپ کا ایک سینیٹر بیٹھا ہے رضا کی صورت میں جس کے سر پر، جس کی کمر پر، جس کے کاندھوں پر پولیس نے ڈنڈے برسائے اور اس کو مارا پیٹا اور مارنے پیٹنے کے بعد اس کو پولیس کی وین میں پھینک کر نامعلوم جگہ پر لے جایا گیا، کیا یہ پارلیمان کی عزت ہے؟ کیا یہ سینیٹ کی عزت ہے؟ کیا یہ سینیٹر کی عزت ہے؟ جناب چیئرمین! یہ ریاستی دہشتگردی کے واقعات ہیں۔ یہ وہاں پر ہوتا ہے جہاں پر ملک ایک پولیس سٹیٹ بن گئی ہوتی ہے۔ جہاں پر پولیس کو استعمال کیا جاتا ہے political dissent کو crush اور ختم کرنے کے لیے۔ لیکن جناب چیئرمین صاحب! بات وہاں پر بھی نہیں رکی۔ بات nationalists پر بھی نہیں رکی۔

بات آگے چلتی ہے تو 2 اپریل کو MMA کی strike call تھی۔ MMA کی strike call میں MMA کے کارکنوں کو arrest کیا گیا۔ MMA کے کارکنوں کو مارا گیا اور MMA کے کارکنوں پر دہشتگردی کے ایکٹ کے تحت مقدمے درج کیے گئے۔ ہم کون سے political culture کی بات کر رہے ہیں؟ ہم کون سی enlightened moderation کی بات کر رہے ہیں؟ جس میں political dissent کو crush کیا جا رہا ہو۔

جناب چیئرمین! بات یہاں پر جا کر بھی ختم نہیں ہوتی۔ ایک political faction کو جو Opposition میں ہے، پونم کو deal کیا گیا۔ دوسرے political faction کو جو Opposition میں ہے، MMA اس کو deal کیا گیا۔ اب باری تھی تیسرے political faction کی۔ اب باری تھی پاکستان پیپلز پارٹی اور ARD کی۔ 13 تاریخ سے لے کر آج تک، آج صبح تک arrests جاری و ساری ہیں۔

جناب چیئرمین! یہ کیسے کہا جائے کہ یہ صرف ایک صوبائی حکومت کا مسئلہ ہے۔ جب سندھ سے قافلے نکلتے ہیں، اور کس لیے نکلتے ہیں؟ کسی protest پر نہیں نکلتے۔ ایک پارٹی کا leader آ رہا ہے، اس کے استقبال کے لیے نکل رہے ہیں۔ سندھ سے قافلے نکلتے ہیں، سندھ کے بارڈر پر ان کو روک دیا جاتا ہے کیونکہ پنجاب میں آپ کا داخلہ بند ہے۔ Frontier سے قافلے نکلتے ہیں ایئرپورٹ پر آنے کے لیے، انک پر ان کا راستہ روک دیا جاتا ہے کہ پنجاب کا راستہ آپ کے لیے بند ہے۔ جناب چیئرمین! آپ مجھے بتائیں، اس وفاق کے ہاؤس میں آپ مجھے یہ بتائیں کہ ہم وفاق کا کیا message بھیج رہے ہیں، پنجاب کے بارڈرز کو دوسرے صوبوں کے لیے سیل کرکے؟ کیا ہم خود صوبائیت کو ہوا نہیں دے رہے؟ کیا ہم خود ملک کو ایک pocket type compartments میں ترتیب نہیں دے رہے؟ فی الوقت تو لگتا ہے کہ کوئی ایسی بات نہیں ہے۔ یہ دیوانے ہیں، بات کر رہے ہیں۔ جناب چیئرمین! ہم نے دیکھا ہے اور تاریخ نے ہمیں دکھایا ہے کہ اس وقت لگتا تھا کہ ضیاء کی پالیسیوں سے کوئی زیادہ فرق نہیں پڑے گا، لیکن آج پاکستان کی body politics جس قدر ضیاء کی پالیسیوں سے متاثر ہوئی ہے وہ شاید پاکستان کی تاریخ میں نہیں ہوئی۔ یہ صوبائیت کا بیج ہم خود یہاں پر بو رہے ہیں۔ جو بات جنرل مشرف نے کہی جب انہوں نے take over کیا کہ میں صوبائی harmony پیدا کروں گا۔ سات نکات میں سے ایک

سب سے بڑا نکتہ یہ تھا کہ صوبائی harmony میں پیدا کروں گا۔ صوبائی harmony اس طرح پیدا کی جا رہی ہے کہ پنجاب کے بارڈر باقی تمام صوبوں کے لئے seal کئے جا رہے ہیں۔ صوبائی harmony اس طرح پیدا کی جا رہی ہے کہ جیلوں کے اندر سندھ سے آئے ہوئے لوگوں کی پہلے 144 کی violation میں ایف آئی آر کٹتی ہے۔ تین دن کے بعد چودہ اور سولہ کو یہ ایف آئی آر کٹتی ہے اور تین دن کے بعد اٹھارہ کی رات کو ضمنی ایف آئی آر کے لئے نکلتی ہے اور ان کے اوپر Section 7 of the Anti- terrorist Act لگا دیا جاتا ہے۔ سیاسی کارکنوں کے اوپر، چاہے وہ یونم کے ہوں، چاہے وہ ایم ایم اے کے ہوں، چاہے وہ اے آر ڈی اور پیپلز پارٹی کے ہوں Terrorist Act کی دفعات لگائی جا رہی ہیں تا کہ ان کو crush کیا جائے۔

جناب چیئرمین! آپ اپنا ریکارڈ کھولیں۔ سینیٹ کا وہ verbatim ریکارڈ نکالیں جب Section 7 کو یہ حکومت amend کر رہی تھی انہی بنچوں پر بیٹھ کر اپوزیشن نے یہ بات کہی کہ جناب یہی ایکٹ، یہی amendment political dissent کو crush کرنے کے لئے استعمال کی جائے گی۔ اس وقت وہاں سے وزیر صاحب نے کہا کہ یہ ان کی خام خیالی ہے۔ یہ غلط بیانی سے کام لے رہے ہیں، ایسا نہیں ہوگا۔ وقت نے یہ بات ثابت کی کہ جو بات ہم نے کہی وہ درست ثابت ہوئی۔

جناب چیئرمین! بات یہاں پر بھی نہیں رکتی۔ ہم بات کرتے ہیں چادر اور چار دیواری کی۔ ہم بات کرتے ہیں، خواتین کے احترام کی۔ ہم بات کرتے ہیں کہ خواتین کو main stream کے اندر ہم لے کر آئے ہیں۔ جناب چیئرمین! میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ پیپلز پارٹی کی وہ کارکن خواتین، پیپلز پارٹی کی وہ خاتون ایم پی اے، عظمیٰ بخاری نے کونسا جرم کیا تھا کہ ان پر پولیس تشدد اتنا کیا گیا کہ اس کو تھانے سے سروسز ہسپتال میں لے جانا پڑا اور اس کو وہاں پر رکھنا پڑا۔ فرزانہ راجہ اور دوسروں نے جو ایم پی ایز ہیں Members of the Provincial Assembly ہیں ان کے اگر آپ جسم کو دیکھیں تو that was beaten black and blue. ہم چادر اور چار دیواری کی بات کرتے ہیں۔ ہم خواتین کی بات کرتے ہیں۔ ہم صوبائی ہم آہنگی کی بات کرتے ہیں۔ وہ سندھ سے آئے ہوئے کارکن، وہ آزاد کشمیر سے آئے ہوئے کارکن جن کو 144 کی violation میں پکڑا گیا ان پر انسانی دہشت گردی کا سیکشن عائد کرتے ہیں۔ مسئلہ یہیں پر

ختم نہیں ہوا۔ وہ کیمپ جیل اور کوٹ لکھپت جیل کے اندر تھے لیکن ان کو وہاں سے transfer کر کے پورے پنجاب کی مختلف جیلوں کے اندر sprinkle کر دیا گیا۔ اگر حکومت یہ سمجھتی ہے کہ وہ اپوزیشن کا راستہ ایسی چیزوں سے روک سکتی ہے تو وہ کسی خام خیالی میں ہے۔ تاریخ اٹھا کر دیکھ لیں کہ تاریخ اس بات کی گواہ ہے کہ اس ملک کا' اس Sub-continent کا طویل ترین مارشل لاء ضیا کے دور میں گزرا لیکن اپوزیشن نے سمجھوتہ نہیں کیا۔ اصولوں کے اوپر جھکی۔ اگر آج یہ اپوزیشن ضیاء کا ظلم اور جبر سہہ سکتی ہے Which was perhaps the darkest period of Martial Law in the history of the Sub-continent تو یہ moderate enlightenment بھی گزر جائے گا۔ یہ کوئی ایسا مسئلہ نہیں ہے لیکن بات جناب چیئرمین! صرف وہیں پر جا کر نہیں رکتی۔ ابھی آپ کے سامنے پروفیسر صاحب نے فرحان صاحب کا مسئلہ بھیرکھا۔ مولانا سمیع الحق کے ساتھ جو ہوا وہ بھی آپ کے سامنے ہے۔ بلوچستان کے جو صوبائی وزیر ہیں ان کے ساتھ جو ہوا وہ بھی آپ کے سامنے ہیں۔

جناب چیئرمین! ان تمام چیزوں کو مدنظر رکھتے ہوئے، جیسا کہ میں نے آپ سے کہا کہ یہاں پر ہم فریاد لے کے نہیں آئے۔ ہم یہاں پر یہ بات صرف اس لیے کر رہے ہیں کہ یہ اس ملک کاایوان بالا ہے۔ یہ وفاق کی علامت ہے۔ ہم اس ہاؤس کے ریکارڈ پر لانا چاہتے ہیں کہ کل کو جو بھی ذمہ داری ہو گی سیاسی نتائج کی وہ حکومت پر ہوگی اور جناب چیئرمین! ان باتوں کو مدنظر رکھتے ہوئے متحدہ اپوزیشن اس حکومت کے رویے پر جو وہ political workers پر ریاستی دہشت گردی کا طریقہ کار اپنا رہی ہے اس کے خلاف ایک token walk out کرتی ہے۔

(اس مرحلہ پر متحدہ اپوزیشن نے ہاؤس سے token walk out کیا)

سینیٹر مسز گلشن سعید: ان کے دور میں خواتین کو مہینوں بند رکھا جاتا تھا اور اتنی مار پڑتی تھی ہمیں کہ میں بتا نہیں سکتی۔ آج میں نے ان کو ٹوکا نہیں۔ میں نے کہا بیچاروں نے اجلاس ہی اسی لیے بلایا ہے بول لینے دو مگر ان کی یادداشت ٹھیک نہیں ہے، میری خراب نہیں ہے۔ مجھے سب یاد ہے۔ میں بتانا چاہتی ہوں۔ یہ deny نہیں کر سکیں گے اس بات کو کہ انہوں نے پندرہ خواتین کو پکڑ کے کس طرح مارا تھا۔ ان کو نیل پڑ گئے تھے۔ یہ کسی عظمیٰ بخاری کے

نیل مجھے دکھا دیں تو میں مان جاؤں۔ یہ صرف ایسے کہنے کی باتیں ہیں جی۔ کسی کو مار نہیں پڑی۔ کسی کو کچھ نہیں ہوا۔ ڈار صاحب بھول نہ جائیں کہ اتنی ماریں کھائی ہوئی ہے آپ نے پیپلز پارٹی سے، بھول نہ جائیں یہ بات۔

سینیٹر محمد اسحاق ڈار: جناب چیئرمین صاحب نے announce کیا تھا کہ صرف forward looking بات ہو گی، پیچھے کی بات نہیں ہو گی۔

جناب چیئرمین: اچھا، تشریف رکھیئے۔ اب وسیم صاحب! you want to start as debate and you... پر agreed with the political situation

سینیٹر وسیم سجاد: یہ تقریر جو ہوئی ہے، یہ وہی تھی۔

جناب چیئرمین: وہی تھی but اس کے بعد next کیا ہے؟ I have not got the list of the speakers and how much time for each.

سینیٹر وسیم سجاد: جی ہاں۔ میرے خیال میں پہلے اس کا جواب دے دیں، the Minister wants to reply to the points.

Mr. Chairman: You want to give it now.

یا بعد میں کہ اور بھی speakers کافی ہیں۔

سینیٹر ڈاکٹر شہزاد وسیم (وزیر مملکت برائے داخلہ): Sir, اس کا جواب دے دیتا ہوں۔

جناب چیئرمین: نہیں، نام مجھے دے دیں اور کتنا time ہے۔ Interior Minister ابھی آپ کو بتا دیں یا you want it at the end. تو جو interim جواب ہے، اگر دینا چاہتے ہیں تو لے لیں۔ میرے خیال میں آخر میں بہتر ہے، وسیم صاحب! کیسے کہتے ہیں۔

سینیٹر وسیم سجاد: میرے خیال میں جواب تو دے دیں جو point raise ہوا ہے، I think اس کا جواب آنا چاہیے کیونکہ انہوں ایک separate تقریر کی ہے جس کا میرے خیال میں جو main agreed مسئلہ تھا، اس سے تعلق نہیں ہے تو میرے خیال میں Minister صاحب اس کا جواب تو دیں گے، اس کے بعد باقاعدہ dicussion شروع ہو گی، اس کا بعد میں

دے دیں گے۔

(مداخلت)

سینیٹر وسیم سجاد: نہیں، دو دفعہ نہیں۔

سینیٹر محمد اسحاق ڈار: Political situation پر یا victim ہوا، آپ اس کو جو بھی کہیں، اس پر جب سارے speakers ختم ہو جائیں گے تو Minister صاحب اس کو cover کر لیں۔

جناب چیئرمین: میرے خیال میں ایک دفعہ کر لیں because then you will be able to cover it all and it will be better at the end. وسیم صاحب! باقی ایجنڈا کے لئے you want to move to suspend...

Senator Wasim Sajjad: Yes, sir in pursuance of Rule 236 of Rules of Procedure and Conduct of Business in the Senate 1988, I move that the regular business of House be suspended to take up the agreed items between the...

(Interruption)

سینیٹر وسیم سجاد: جی، جی تو کیا suspend کریں۔

جناب چیئرمین: Minus میں reports کر لیں، reports ابھی کر لیں۔

Senator Wasim Sajjad: Regular business of the House other than the reports.

Mr. Chairman: Other than the reports that was carried by the House whoever is in the favour say aye, those against say no. So, minus the reports the other business is suspended. I have not got the list of the speakers.

رضا صاحب

and how much time you want to allocate for this.

Senator Mian Raza Rabbani: Sir ! Raza sahib will start.

Mr. Chairman: And how much time.

Senator Mina Raza Rabbani: In the mean time we will give you the list.

Mr. Chairman: And how much time, you want to allocate.

سینیٹر میاں رضا ربانی: آج تو sir, this will spill over tomorrow, we will have to...

Mr. Chairman: This will be the last speaker then for today.

Senator Mian Raza Rabbani: Yes, let he be last speaker.

Mr. Chairman: O.K.

دس منٹ، بیس منٹ آدھا گھنٹہ۔ چلو بیس منٹ کا target رکھ لیں تو رضا محمد رضا بولیں گے۔ جی۔

سینیٹر میاں رضا ربانی: پہلے رضا صاحب اور پھر پروفیسر صاحب آج دو کر لیں تو باقی we will take over tomorrow.

Mr. Chairman: O.K.

سینیٹر میاں رضا ربانی: آپ کل کریں گے، اچھا sir پروفیسر صاحب کل کریں گے then Raza the last speaker.

جناب چیئرمین: تو پھر ابھی reports lay کر لیں۔

سینیٹر محمد اسحاق ڈار: Sir, رضا صاحب کے بعد reports lay کر لیں۔

Mr. Chairman: We will start on the political situation Mr. Raza

Muhammad Raza.

سینیٹر رضا محمد رضا، جناب چیئرمین صاحب! میں آپ کا بہت زیادہ ممنون ہوں کہ آپ مجھے موقع دے رہے ہیں، ایک ایسے وقت میں، ایسے حالات میں کہ اس ملک کا بحران سنگین سے سنگین تر صورت اختیار کرتا جا رہا ہے۔ ہر حوالے سے ہمارا سیاسی بحران، ملک کا معاشی بحران، ملک کا سماجی بحران sir بالکل عروج پر ہے اور ایسے حالات میں یہ credit Opposition کو جاتا ہے کہ اس نے اجلاس requisition کیا کہ اس صورت حال پر اس اہم ایوان میں discussion ہو جو اس ملک کی وفاق کی وحدتوں کا نمائندہ ایوان ہے جو اس ملک کے پندرہ کروڑ عوام کی نمائندگی کرتا ہے۔ اس میں ملک کو جو سنگین خطرات حکمرانوں کی پالیسیوں کی وجہ سے درپیش ہیں کہ وہ زیر بحث لائے جائیں۔ اس Session کے ذریعے حکمرانوں کو یہ پیغام دیا جائے کہ جس راستے پر آپ گامزن ہوئے ہیں، یہ ملک کی تباہی کا، اس وفاق کی بربادی کا اور اس ملک کی بربادی کا ایک سلسلہ ہے اور اس کے نتائج بڑے تباہ کن ثابت ہوں گے۔

جناب چیئرمین! سب سے پہلے میں Opposition Leader جناب رضا ربانی کے ایک ایک لفظ کی تائید کرتے ہوئے، میں اس میں مزید اضافہ یہ کروں کہ اس ملک کے حکمرانوں نے Opposition کی تمام پارٹیوں کے خلاف بالخصوص ان پارٹیوں کے خلاف جنہوں نے کھل کر اس ملک کے فوجی جرنیلوں کے خلاف، اس ملک کی دائمی مارشل لاء کے خلاف، اس ملک کے ڈکٹیٹروں کے خلاف اس ایوان میں بات کی ہے جنہوں نے عوام کے forum پر بات کی ہے۔ ان کے خلاف حکمرانوں نے تشدد کے اقدامات شروع کئے ہیں۔ ریاستی دہشت گردی کے اقدامات شروع کئے ہیں، ریاستی دہشت گردی ایسے sir کہ ریاستی force کو جمہوری قوتوں کو دبانے کے لئے، جمہوریت کے حق میں آواز کو دبانے کے لیے بے دریغ اس کا استعمال کیا جا رہا ہے۔

(اس مرحلے پر (جناب پریزائیڈ نگ آفیسر) سینیٹر خالد رانجھا کرسی صدارت پر متمکن ہوئے۔)

سینیٹر رضا محمد رضا، جناب چیئرمین! ۳۱ مارچ کو اس ملک کی محکوم قوموں کی نمائندہ تحریک پونم نے پہیہ جام اور شٹرڈاؤن ہڑتال کی ایک call دی تھی۔ وہ اس لیے جناب چیئرمین! کہ حکمرانوں نے کالا باغ ڈیم بنانے کا فیصلہ کیا ہے اور کالا باغ ڈیم پشتونوں کے پانی پر قبضہ

کرنے کا منصوبہ ہے۔ کالا باغ ڈیم پشتون ملت کو تباہ کرنے کا منصوبہ ہے۔ کالا باغ ڈیم اباسین کے پانی پر دائمی قبضہ جمانے کا منصوبہ ہے اور کالا باغ ڈیم بلوچ اور سندھی قوموں کو اباسین کے پانی کے حق سے محروم کرنے کا منصوبہ ہے اور اسی طرح جناب چیئرمین ! پونم نے بلوچستان میں فوجی آپریشن کے خلاف جس میں آپ نے دیکھا کہ ۷۰ سے زائد معصوم لوگ شہید ہوئے اور فوجی طاقت کا بے دریغ استعمال ہوا۔ اب پونم فوجی آپریشنوں کے خلاف جو وزیرستان میں ہو رہا ہے۔ جو غیر ملکیوں کی بجائے وزیرستان کے بے گناہ عوام کے خلاف ہو رہا ہے ۔ جناب! پونم نے یہ جو strike کیا تھا وہ ان فوجی چھاؤنیوں کے خلاف تھا جن کے ذریعے آپ محکوم قوموں کے وسائل پر قبضہ جمانا چاہتے ہیں۔ جن کے ذریعے آپ گوادر کی بندرگاہ پر قبضہ کرنا چاہتے ہیں۔ جن کے ذریعے آپ تمام قومی وسائل پر پانی، بجلی، گیس اور آئل کے ذخائر پر قوموں کی دولت پر، طاقت کے زور پر قبضہ کرنا چاہتے ہیں۔ ایسی فوجی چھاؤنیوں کے خلاف جو آپ استعماری مقاصد کے لیے بنانا چاہتے ہیں ۔ جناب چیئرمین ! یہ ہڑتال سرائیکیوں کی زمینوں پر جرنیلوں کے قبضے کے خلاف تھی ۔ ہزاروں سرائیکی عوام، غریب سرائیکی لوگوں کی لاکھوں ایکڑ زمینیں جو فوجی جرنیل انعام کے طور پر اپنے نام الاٹ کراتے ہیں اور اس کے لیے گریٹر تھل کینال بنا رہے ہیں اور ہمارے فوجی آج کل جاگیردار بنتے جا رہے ہیں اور فوجی جوانوں کا ایک wing کھولا گیا ہے۔ جس میں زراعت کی ٹریننگ دی جا رہی ہے۔ جناب چیئرمین! اس غاصبانہ قبضے کے خلاف پونم کی ہڑتال تھی۔ پونم کی ہڑتال بدترین مہنگائی کے خلاف، اس میں سو دو سو فیصد اضافہ ہوا ہے۔ آٹا، پٹرول اور اشیائے خوردنی کی جو قیمتیں ہیں وہ کسی غریب شخص کی برداشت میں نہیں، یہ جو utility bills ہیں بجلی ٹیلی فون اور گیس کے، یہ کسی کے بس کی بات نہیں، اور اس بدترین مہنگائی کے خلاف، پونم کی ہڑتال تھی اور ایک صوبے کی یہ جو بالادستی ہے اور وہ بھی ملٹری جرنیلوں کے ذریعے، ہماری مسلح افواج کے ذریعے، اس ملک کی وفاق کی اکائیوں کی نفی کی گئی، صوبائی خودمختاری نام کی کوئی چیز ابھی ہمارے ریکارڈ میں نہیں، وہ تمام اقدامات جو ہم غریب قوموں نے محکوم قوموں نے ۷۵ سال کی جدوجہد سے اس ملک میں حاصل کیے تھے۔ محض نام کی حد تک ہماری جو خود مختاری تھی اس کا خاتمہ کیا گیا۔ آپ کی تمام ترامیم کے ذریعے، سترہویں ترمیم کے ذریعے، پولیس آرڈیننس کے ذریعے، لوکل گورنمنٹ آرڈیننس کے ذریعے، یہ جو آئینی اداروں کو آپ نے

کالعدم کر دیا ہے۔ NFC Award جس کا اب آپ نام بھی بھول رہے ہیں۔ اکنامک کونسل common interest کا اب کوئی وجود نہیں ہے ہمارے آئینی اداروں کا۔ اور اس ہڑتال کو ملک کے پندرہ کروڑ عوام اور بالخصوص پشتون، بلوچ، سندھی سرائیکی قوموں کی بھرپور تائید اور حمایت حاصل تھی۔ رضاکارانہ طور پر 31 مارچ کی ہڑتال اس ملک کی تاریخ کا ایک اہم سنگ میل ہے۔ جس میں قوموں نے مل کر قومی مطالبات پر بیک وقت ایک ہی دن میں تاریخ کا شاندار مظاہرہ کیا۔ پشتون ملت نے، بلوچ ملت نے، سندھی اورسرائیکی ملت نے مل کر اور ملک کے عوام کی تائید اور حمایت کے ساتھ اور اسے ملک کی تمام جمہوری پارٹیوں عوامی نیشنل پارٹی، پیپلز پارٹی، مسلم لیگ (ن) اور ملک کی دیگر تمام پارٹیوں کی تائید حاصل تھی اور سب سے بڑھ کر جناب چیئرمین! آپ ہماری وزارت داخلہ سے ریکارڈ مانگیں کہ تمام ملک میں اور قوموں کی سرزمینوں پر چترال سے لے کر کراچی تک تمام علاقوں میں مکمل شٹر ڈاؤن تھا اور مکمل پہیہ جام تھا۔

جناب چیئرمین! اس ہڑتال کو، اس کامیابی کو، عوام کے اس پرامن احتجاج کو اور عوام کی اس یکجہتی کے اثر کو زائل کرنے کے لئے، اس کو بدنام کرنے کے لئے ریاستی اداروں کے ذریعے بغیر جواز کے، بغیر کسی وجہ کے بغیر کسی اشتعال کے بدترین ریاستی طاقت کا استعمال کیا۔ پونم کے کارکنوں کو سینکڑوں کی تعداد میں جیسا کہ جناب رضا ربانی نے کہا، ہڑتال سے پہلے گرفتار کیا گیا اور ہڑتال کے دن سینکڑوں کارکنوں کی گرفتاری کرنے کے بعد بازاروں میں، پولیس سٹیشنوں میں کارکنوں سمیت پونم کے قائدین پر جو تشدد ہوا اس کی تاریخ میں کوئی مثال نہیں ملتی۔

جناب چیئرمین! سب سے بڑھ کر وہی ہوا جس کا ہم رونا رو رہے تھے کہ آپ جو اقدامات یا ان ایوانوں کے ذریعے ترامیم کرتے ہیں اس ملک کے قانون میں، آئینی دفعات میں، جمہوریت کے خاتمے کے لئے اور جمہوری کارکنوں کو دبانے کے لئے وہی استعمال ہوں گی اور جیسا کہ رضا ربانی نے کہا کہ آپ نے Anti-terrorist Act کا استعمال کیا Civil 88 کا استعمال ہوا اور یہ تمام ملک میں ہوا۔ سب سے پہلے 31 مارچ کو پونم کے کارکنوں کے خلاف ہوا اور ان لوگوں کے خلاف ہوا جن پر آپ نے تشدد کیا تھا حالانکہ دہشت گرد ہمارے ملک میں کھلے عام پھر رہے ہیں۔ دہشت گردوں پر کوئی پابندی نہیں ہے وہ جو چاہیں کرسکتے ہیں اس ملک میں

، جو اقدامات چاہیں وہ اس ملک میں دہشت گردی کے کرسکتے ہیں ۔ بیرون ملک اس ملک کی سرزمین کو استعمال کرکے وہ تمام اقدامات کرسکتے ہیں ۔ ان کے خلاف آپ کا کوئی قانون نہیں ہے ۔ وزیرستان میں آپ غریب عوام کے خلاف فوجی آپریشن کرتے ہیں اور تمام عالمی دہشت گردوں کو تحفظ دیتے ہیں ۔لیکن جناب چیئرمین! ہمارے حکمرانوں نے دہشت گردی کی دفعات قائم کی ہیں پونم کے پرامن کارکنوں کے خلاف اورسینکڑوں گرفتار ہوئے ہیں اور جو رہا ہوئے ہیں وہ ہماری عدالتوں نے رہا کئے ہیں ۔ پونم کے 37 کارکن پشتون خواہ ملی عوامی پارٹی کے ہیں ، ان میں ہمارے صوبائی صدور، صوبائی جنرل سیکریٹری اور پارٹی کے قائدین شامل ہیں ، آج تک جیلوں میں ہیں ۔

جناب چیئرمین! آج پھر یہی عمل آپ نے ایم ایم اے کے خلاف کیا ۔ مجھے یہ افسوس ہے کہ ایم ایم اے کو یہ initiative لینا چاہیے تھا پشتونخواہ کی حکومت میں ، اور اس کے صوبے میں جو دفعات قائم ہوئے تھے جمہوری سیاسی کارکنوں کے خلاف ، اس صوبائی حکومت کو پہل کرتے ہوئے اس کے خاتمے کا اعلان کرنا چاہیے تھا۔ لیکن میں نہیں سمجھتا کہ یہ کوتاہی کیسے ہوئی اور یہی عمل ایم ایم اے کے خلاف ۲ اپریل کی ہڑتال میں ہوا ۔ اور پھر کیا کوئی جناب چیئرمین! یہ جرم ہے کہ پیپلز پارٹی کوئی پرامن مظاہرہ کرے ۔ میں پنجاب کے حکمرانوں کو بتا دینا چاہتا ہوں اور ان کے بڑے ہیں "مکھ گرنتھی" چوہدری شجاعت کو ، کہ آپ خوفزدہ ہوگئے تھے ۔ پیپلز پارٹی کے اس تاریخی اجتماع سے جو ۱۶ اپریل کو ہونا تھا ۔ یہ پنجاب کی حکومت کے خلاف ریفرنڈم تھا ۔اور یہ جو عوام میں popularity کے دعوے کرنے جا رہے ہیں ------

Mr.Presiding Officer: The name may please be expunged.

سینیٹر رضا محمد رضا: جناب چیئرمین ! ہم نے عوام کی حمایت حاصل کی ہے ۔ ---

جناب پریزائیڈنگ آفیسر: ایک منٹ ۔ ایک منٹ عرض سن لیں جو صاحب ہاؤس میں موجود نہیں ہیں ان کا نام نہ لیا جائے ۔

سینیٹر رضا محمد رضا: میں نے جناب ، احترام سے لیا ہے ۔ "مکھ گرنتھی" کہتے ہیں اس کو ، جو سب سے بڑا ہوتا ہے ۔ وہ جو "مکھ گرنتھی" خود کو بنا رکھا ہے اس نے ، اس کے کہنے پر

اقدامات ہوئے ۔ ان کے پاؤں سے زمین نکل رہی تھی۔ ورنہ کچھ نہیں تھا ۔ پیپلز پارٹی پرامن اجتماع کرنے جا رہی تھی ۔ ۱۶ اپریل کو لاکھوں عوام کا اجتماع ہوتا ۔جس کے ذریعے یہ ثابت ہوتا کہ پنجاب کی حکومت کو عوام کی حمایت حاصل نہیں ہے ۔ اور آپ نے پھر کون سے طریقے استعمال کئے ۔ تمام یہ ضدی طریقے ، تمام آمریت کے ریکارڈ توڑتے ہوئے اور یہ جو خواتین کے حقوق کے علمبردار ہیں۔ اس میں آپ نے بدترین تشدد کا نشانہ خواتین کو بنایا ۔ اور یہ سلسلہ آج تک جاری ہے۔ یہ تمام اقدامات جو آپ نے کئے ، اب اپوزیشن کی مجبوری بن گئی کہ اس پلیٹ فارم کو ، اس فورم کو استعمال کیا جائے اور یہ جو سلسلے اور آپ نے پالیسیاں بنا رکھی ہیں ۔ ریاستی مشینری کو سیاسی مخالفوں کو ختم کرانے ، جمہوریت کی آواز کو دبانے کی اور اس کے نتیجے میں جناب چیئرمین! پھر وہ صورت حال بنے گی جس کا تاریخ نے ہمیں سبق دیا ہے ۔ یہ جو آپ عمل کرتے ہیں وفاقی وحدتوں اور یونٹوں کے خلاف ، محکوم قوموں کے خلاف ، ایک طرف ان کے وسائل پر قبضہ انکی قدرتی وسائل پر بزور طاقت قبضہ ، تمام دولتوں پر بزور طاقت اور پھر ان کو احتجاج کرنے کا بھی حق نہیں دیتے ۔ ایک طرف آپ وفاق میں پارلیمنٹ کے ذریعے مارشل لاء نافذ کرتے ہیں ۔ جرنیلوں کو اختیارات دیتے ہیں ۔ سیکورٹی کونسل بنالیتے ہیں اورغیرآئینی و غیر قانونی ترامیم لاکر غیرقانونی اور غیرآئینی اقدامات سے چھٹی دے دیتے ہیں اور اس کے ذریعے جناب چیئرمین ! اعتماد اٹھ جائے گا ۔ پھر آپ نے اس ملک کی پارلیمان ، آئین ، پارلیمنٹ اور اس سینیٹ پر اس ملک کی قوموں کو کوئی اعتماد نہیں ہوگا۔ یہ طریقے آپ نے جو عوام کے خلاف اختیار کئے ہیں ۔ ملک کو نیلام کرنے کے باوجود بدترین قسم کی مہنگائی ، تمام پبلک سیکٹرکو نیلام کرنے کے باوجود مہنگائی کا حال یہ ہے کہ ملک کے کروڑوں عوام غربت کی حد سے نیچے زندگی گزارنے پر مجبور ہیں ۔ یہ جو حالات خودکشیوں کے ہیں ، ملک کی سماجی بدحالی کا ہے ، اس کے خلاف جناب چیئرمین ! یہ ایک بغاوت کی صورت اختیار کرے گی ۔

جناب پریزائیڈنگ آفیسر: wind up کیجئے ۔

سینیٹر رضا محمد رضا: جناب ! میں یہی کہتا ہوں ۔ یہ میں پونم ، پشتونخواہ ملی پارٹی اور تمام متحدہ اپوزیشن کی نمائندگی کرتے ہوئے کہتا ہوں کہ جو طریقے اس حکومت نے، جو منتخب

ہونے کی علمبردار ہے، ورنہ ہمیں معلوم ہے، ہمارے منتخب وزیر اعظم کی حیثیت، وہ یہاں تشریف فرما ہے اور ادھر مذاکرات جرنیل کرتے ہیں۔ ہند کا دورہ ہمارے فوجی جرنیل صدر بن کر اس کو غصب کرکے وہاں مذاکرات کرتے ہیں۔ اس منتخب حکومت کے دور میں جو تشدد کے طریقے عوام کے خلاف، جمہوری پارٹیوں کے خلاف اور اس ملک کے خلاف جو اقدامات کا سلسلہ شروع ہے۔ اس کو اگر نہ روکا گیا تو یہ تمام ذمہ داری جیساکہ ہمارے ساتھیوں نے کہا اس حکومت پر، جو منتخب ہونے کی علمبردار ہے اس پر عائد ہوگی اور جمہوری پارٹیاں، جمہوری قوتیں تمام مظالم کی پرواہ کئے بغیر، تمام تشدد کی پرواہ کئے بغیر اپنی جدوجہد کو اگلے مرحلے میں اور انتہائی اہم مرحلے میں اور فیصلہ کن مرحلے میں انشاء اللہ داخل کریں گی اور اس آمریت کا خاتمہ کرکے، آمریت سے اس ملک کو اور اس ملک کی قوموں کو نجات دلاکر دم لیں گے۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: بڑی مہربانی۔ اب اگلے speaker ہیں بنگزئی صاحب۔

سینیٹر ڈاکٹر صفدر علی عباسی: جناب چیئرمین! مولانا گل نصیب صاحب شاید کل نہیں ہیں اس لئے وہ آج تقریر کرنا چاہتے ہیں۔ اس لئے ان کو موقع دیں۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: میں پھر مولانا گل نصیب صاحب سے گزارش کرتا ہوں کہ وہ وقت کا خیال رکھیں۔ میں بڑے ادب سے کہہ رہا ہوں۔

سینیٹر مولانا گل نصیب: شکریہ جناب۔ سب سے پہلے تو میں اس ہاؤس میں ایک نو منتخب سینیٹر جناب قاری عبداللہ صاحب کی حلف برداری اور یہاں پر نشست سنبھالنے پر مبارکباد پیش کرتا ہوں اور بجا طور پر یہ توقع رکھتا ہوں کہ جیسا انہوں نے اپنے انتخاب کے موقع پر صوبہ سرحد کے تمام اپوزیشن اور حکمران پارٹی کو متحد کرکے اپنے انتخاب کو یقینی بنایا ایسا ہی وہ اسی ایوان میں حزب اختلاف اور حزب اقتدار کے درمیان مفاہمت کی فضاء پیدا کرنے میں انشاء اللہ اپنا بھرپور کردار ادا کرتے رہیں گے اور جماعتی وابستگی اور ملکی وفاداری کے عنوان سے جو بھی بات آئے گی وہ پوری توقع سے کی جاتی ہے کہ وہ انشاء اللہ اس میں کامیاب ہوں گے۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: میں بھی ان کو مبارکباد پیش کرتا ہوں۔

سینیٹر مولانا گل نصیب: ایک سیاسی کارکن کی حیثیت سے یہی ہم سوچ رہے ہیں

کہ ملک کی موجودہ صورتحال انتہائی تشویشناک ہے۔ ملک کی ریاستی مشنری اور ریاستی قوت اپنے مخالفین کے خلاف استعمال ہوتے جا رہے ہیں اور ملک کا امن و امان اس ڈگر پر پہنچ چکا ہے کہ اس کے آگے کوئی ہدف نہیں ہے۔ اس وقت شمالی وزیر ستان میں مسلسل اپریشن کی باتیں ہو رہی ہیں۔ اس سے پہلے بھی جنوبی وزیر ستان سے اپریشن ہوا ہے اور وہاں کے سینکڑوں کارکن اس میں شہید کر دیئے گئے ہیں اور اپنے ملک کے کارکن شہید کر دیئے گئے۔ اس وقت شمالی وزیرستان میں باقاعدہ امریکی جنرل کا بیان افغانستان سے آیا ہے کہ وہاں پر ہم اپریشن کرتے ہیں۔ وزیر داخلہ کا بھی بیان آیا کہ یہاں پر شمالی وزیر ستان میں کئی ایسے لوگ ہیں جن کے خلاف اپریشن کیا جا رہا ہے۔ اگرچہ بعد میں گورنر صاحب اور وزیر داخلہ نے امریکی جنرل کے بیان پر یہ ردعمل ظاہر کیا کہ ان کو یہ بیان نہیں دینا چاہیے تھا۔ ایک طرف یہ صورتحال ہے اور دوسری طرف شمالی اضلاع جو گلگت کے نام سے مشہور ہیں وہاں پر امن و امان کی صورتحال انتہائی گھمبیر ہے اور وہاں فرقہ واریت کے جھگڑوں کو ہوا دی جا رہی ہے۔ وہاں پر I.G. کو شہید کر دیا گیا۔ وہاں پر سنی مسلمانوں کی اور پشتونوں کی دکانوں کو آگ لگا دی گئی اور ایک ہنگامہ ہوتا چلا جا رہا ہے اور وہاں پر حکومت امن و امان قائم کرنے میں ناکام رہی ہے ۔ اس کے ہوتے ہوئے جہاں پر امن و امان قائم کرنے کی ضرورت ہے وہاں پر ریاستی مشینری تو عمل میں نہیں آتی لیکن یہاں پر فحاشی اور عریانی کو رواج دینے کے لیے جب marathon race ہوتی ہے تو وہاں پر مجلس عمل کے کارکنوں کے خلاف ریاستی مشینری کو ایسے عمل میں لایا جاتا ہے کہ ان کو زدوکوب کرتے ہیں، ان کے خلاف دہشت گردی کے پرچے کاٹتے ہیں اور اس ملک کے انتہائی معزز ایوان کے رکن محترم مولانا حمید اللہ صاحب کے خلاف دہشت گردی کے قانون کے تحت پرچہ کاٹ کر ان کو جیل میں بند کیا گیا ، ان پر تشدد کیا گیا ، ان کے خلاف گولی چلائی گئی ۔ لہٰذا اس وقت جہاں ملک میں امن و امان کی ضرورت ہے، حکومت امن و امان قائم کرنے میں تو ناکام رہی ہے لیکن اپنے مخالفین کے خلاف ریاستی قوت کو استعمال کرنے میں وہ بالکل جوان اور طاقتور نظر آ رہی ہے اور اس کے ہوتے ہوئے پونم، اے آر ڈی اور مجلس عمل کے پرامن احتجاجوں پر ان کے کارکنوں کے خلاف، ان کی فکر کے خلاف حکومتی اور ریاستی جبر کو استعمال کیا جا رہا ہے ۔

دوسری طرف ملک کی غربت کو دیکھیں ، بڑھتی ہوئی مہنگائی کو دیکھیں ، یہاں پر ہمارے

وزیر اعظم اور صدر صاحب بار بار اعلان کرتے ہیں کہ ہم نے ملک کو اقتصادی طور پر ایسا مستحکم کر دیا ہے کہ اب باہر سے قرضے لینے کی ضرورت نہیں ہے لیکن ہم دیکھتے ہیں کہ یہاں کے غریب، مظلوم اور بے کس لوگوں کے ہاتھ میں کشکول دے کر بازاروں میں ان کی قوت خرید کو ختم کر دیا گیا ہے لہذا گزارش یہ ہے کہ اگر اس ملک میں رہنا ہے اور اس ملک میں حکومت کرنی ہے تو بصد احترام یہاں پر امن و امان قائم کرنا ہے، یہاں پر مہنگائی کو ختم کرنا ہے اور مجلس عمل اور متحدہ اپوزیشن اس بات پر متفق ہیں کہ امن و امان کا مسئلہ پوری قوم کا مسئلہ ہے۔ مہنگائی کا مسئلہ پوری قوم کا مسئلہ ہے یہ حزب اقتدار اور حزب اختلاف کا مسئلہ نہیں ہے لہذا اسی کو لیتے ہوئے ہم گزارش کرتے ہیں کہ حکومت اور حکمران طبقہ اپنے اقتدار کو دوام بخشنے کے لیے ریاستی قوت کے استعمال کی بجائے اس ملک میں غربت کے خاتمے کے لیے، اس ملک میں امن و امان قائم کرنے کے لیے اپنی قوت کو استعمال کریں۔ آپ کا شکریہ۔

Mr. Presiding Officer: With your consent, we adjourn the House.

Dr. Sher Afgan Khan Niazi: No. Sir, there is report to be laid down.

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: چیئرمین صاحب یہاں پر نہیں ہیں، میرا خیال ہے کہ اس ایٹم کو کل کے لئے defer کر دیتے ہیں۔ So we adjourn the House.. چلیں ڈاکٹر صاحب آپ کردیں۔ ڈاکٹر صاحب ایک دیکھ لیں، اگر آپ ممبر ہیں تو ٹھیک ہے۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی: یہ ممبر ہیں صرف lay کرنی ہے۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: میرا خیال ہے کل کر دیں۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی: نہیں جی، آج کر دیں۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: کوئی ممبر کمیٹی کا ہو تو کردیں۔ Don't by pass the rules

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی: آپ میں سے کون ہے۔ یہ ممبر ہیں۔

LAYING OF THE REPORTS

(i) Re: NATIONAL ASSEMBLY COOPERATIVE HOUSING SOCIETY.

Senator Rahmatullah Khan Kakar: I beg to move under sub-Rule (1) of Rule 171 of the Rules of Procedure and Conduct of Business in the Senate, 1988, the delay in the presentation of the report of the Standing Committee on Interior on the situation arising out of the ban on the activities of the elected body of the National Assembly Secretariat Employees Cooperative Housing Society, Islamabad, be condoned till today.

جناب پریذائیڈنگ آفیسر، اس کے بعد' یا صرف رپورٹ ہی lay کرنی تھی۔

(The motion was carried)

Senator Rahmatullah Khan Kakar: I beg to present report of the Standing Committee on Interior on the situation arising out of the ban on the activities of the elected body of the National Assembly Secretariat Employees Cooperative Housing Society, Islamabad.

Mr. Presiding Officer: The report stands presented

(ii) RE: THE CODE OF CRIMINAL PROCEDURE (AMENDMENT) BILL,2003.

Senator Rahmatullah Khan Kakar: I beg to move under sub-Rule (1) of Rule 171 of the Rules of Procedure and Conduct of Business in the Senate, 1988, the delay in the presentation of report of the Standing Committee on the Private Member's Bill further to amend the

Code of Criminal Procedure, 1898 [The Code of Criminal Procedure (Amendment) Bill, 2003] be condoned till today.

(The motion was carried)

Mr. Presiding Officer: The motion is carried and the delay is condoned.

Senator Rahmatullah Khan Kakar: I present the report of the Standing Committee on the Private Member's Bill further to amend the Code of Criminal Procedure, 1898, [The Code of Criminal Procedure (Amendment Bill 2003.]

Mr. Presiding Officer: The report stands presented.

Senator Rahmatullah Khan Kakar: I beg to move under sub-rule (1) of Rule 171 of the Rules of Procedure and Conduct of Business in the Senate, 1988, the delay in the presentation of report of the Standing Committee on the Private Member's Bill further to amend the Pakistan Penal Code, 1860 and the Code of Criminal Procedure, 1898 [The Criminal Laws (amendment) Bill, 2003], be condoned till today.

(The motion was carried)

Mr. Presiding Officer: The motion is carried and the delay is condoned.

Senator Rahmatullah Khan Kakar: I present the report of the Standing Committee on the Private Member's Bill further to amend the Pakistan Penal Code, 1860 and the Code of Criminal Procedure, 1898 [the Criminal Laws (amendment) Bill, 2003].

Mr. Presiding Officer: The report stands presented. The House stands adjourned till tomorrow 10.30 a.m.

[The House was then adjourned to meet again on 26th April, 2005 at 10.30 a.m]